عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختمِ نبوّۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد:۲۹ | ۱۶تا۲۲صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷فروری ۲۰۱۰ء | شمارہ:۵

مسلم مسجد نور پور کالونی احمد نگر کی واگزاری

(تفصیلی رپورٹ)

فتنوں کے سدِّباب میں علمائے اُمّت کا کردار

باطل نبوّت

ختمِ نبوّت کوئز پروگرام

گلستان انیس کلب کراچی

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

قضا نمازوں پر اشکالات کے جوابات

محمد حسین مجاہد، سیالکوٹ

س:...... محترم مولانا صاحب! یہ کاغذ ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' جلد نمبر۲ کا صفحہ: ۳۵۰ کی فوٹو اسٹیٹ ہے، اس صفحہ پر دائرہ میں دیئے گئے سوال و جواب میں تین اشکال پیدا ہوتے ہیں جن کے حل کے لئے آپ سے رجوع کیا جارہا ہے، اگر مولانا شہیدؒ حیات ہوتے تو خود جواب تحریر فرمادیتے، مگر اب آپ سے رجوع کئے بغیر کوئی چارہ کار نہیں ہے۔ امید ہے کہ جواب سے ضرور نوازیں گے، بندہ انتہائی شکر گزار رہوگا۔

اشکال ۱: حضرت شہیدؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملائے'' جبکہ مشہور یہ ہے کہ بلکہ مسئلہ یہ ہے کہ فرض نمازوں کی تیسری اور چوتھی رکعت کے بعد سورۃ نہیں ملائی جاتی۔ سوال یہ ہے کہ کیا قضا نمازوں میں ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد سورۃ ملانا ضروری ہے؟ اگر ہے تو اس کی دلیل کیا ہے؟ اگر نہیں تو پھر اس تحریر کی وضاحت فرمائی جائے تاکہ اشکال ختم ہوجائے۔

اشکال ۲: حضرت موصوفؒ نے یہ بھی تحریر فرمایا ہے کہ ''اور یہ بھی ضروری ہے کہ ان نمازوں کو فجر و عصر کے بعد نہ پڑھے'' اب تک جو مسئلہ پڑھا سنا گیا وہ یہ ہے کہ تین اوقات مکروہہ کے علاوہ ہر وقت قضا نماز پڑھی جاسکتی ہے جبکہ حضرت شہیدؒ کی تحریر میں دو اوقات میں قضا نماز پڑھنے سے روکا گیا ہے، اس کی اگر کوئی خاص وجہ ہو تو اس کو بھی تحریر فرمادیں۔

اشکال ۳: حضرت شہیدؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ ''نیز مغرب اور وتر کی تیسری رکعت پر قعدہ کرکے ایک رکعت اور ملالیا کرے'' اشکال یہ ہے کہ قضا صرف فرض اور وتر نماز کی ہوتی ہے، اور فرض اور وتروں کی جتنی رکعتیں ہوں گی اتنی قضا نماز پڑھی جائے گی۔ مثلاً فجر کے دو فرض، ظہر عصر اور عشاء کے چار فرض (اگر حضرت میں نمازیں قضا ہوئی ہوں تو) اور مغرب اور وتر کی تین تین رکعتیں ہوں گی۔ مغرب اور وتروں کی تین رکعتوں کو چار رکعت بنانا کچھ بھی سمجھ میں نہیں آیا۔

ایک اور سوال جو اس سے الگ ہے، اس کا جواب بھی ساتھ ہی ارسال فرمادیں: آج کل ایک بات چلی ہوئی ہے کہ ''اوجڑی کا گوشت حلال نہیں ہے'' اس کی صحیح وضاحت فرمادیں، چونکہ بہت سے لوگ اس کو استعمال کررہے ہیں۔

ج:...... جی ہاں! فرائض میں تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۃ نہیں ملائی جاتی، مگر چونکہ سائل کو یقین ہے کہ اس کے ذمہ فرض قضا نہیں ہیں اور محض اطمینان کرنا چاہتا ہے تو حضرت شہیدؒ نے اس کی قضا کا جو مشورہ دیا ہے وہ اس طرح ہے کہ اس کو نفل کے طور پر پڑھا جائے، چنانچہ اگر کچھ فرائض باقی ہوں گے تو وہ نمازیں ان میں محسوب ہوجائیں گی، ورنہ نوافل ہوں گی اور نوافل کی چاروں رکعت میں سورۃ ملائی جاتی ہے۔

۲:...... جب یہ نمازیں نوافل کا احتمال رکھتی ہیں تو فجر اور عصر کے بعد پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے آپ نے ازراہ احتیاط مشورہ دیا ہے کہ فجر اور عصر کے بعد نہ پڑھی جائیں۔

۳:...... جب یہ طے ہوگیا کہ ان نمازوں کے نوافل ہونے کا احتمال ہے تو نوافل میں تین رکعتیں نہیں ہوتیں، اس لئے مغرب اور وتر کے ساتھ چوتھی رکعت ملانے کا مشورہ دیا گیا ہے۔

۴:...... اوجڑی حلال ہے۔

واللہ اعلم

Powered by : www.khatm-e-nubuwwat.info

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی
مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۲۹ — ۱۶ تا ۲۲ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ مطابق یکم تا ۷ فروری ۲۰۱۰ء — شمارہ: ۵

سرپرست
حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین و آرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

مضمون	صفحہ	مصنف
بلال احمد کا قبولِ اسلام اور.....	۵	مولانا سعید احمد جلال پوری
فتنوں کے سدباب میں علمائے امت کا کردار	۸	مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی
قاری عبدالحلیمؒ	۱۰	ابن جام شوق محمد
باطل نبوت	۱۳	مولانا محمد عبدالکریم چشتی
مسلم مسجد، نور پور کالونی کی واگزاری	۱۸	مولانا غلام رسول دین پوری
چیچہ وطنی کی ڈائری	۲۰	عبدالعلیم حنفی
خبروں پر ایک نظر	۲۲	ادارہ
ختم نبوت کوئز پروگرام	۲۶	رپورٹ: ابراہیم حسین

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک - ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road Multan
Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث — گزشتہ سے پیوستہ

قیامت کے حالات

حشر کا بیان

ان احادیثِ طیبہ سے واضح ہے کہ قیامت کے دن لوگ لباسِ عریانی میں اُٹھائے جائیں گے۔

ابوداؤد (ج:۲ ص:۸۸، باب ما یستحب من تطهیر ثیاب المیت عند الموت) میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کا واقعہ ذکر کیا گیا ہے کہ ان کی وفات کا وقت قریب ہوا تو نئے کپڑے منگوا کر پہنے، پھر فرمایا کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ:

"مرنے والے کو انہی کپڑوں میں اُٹھایا جائے گا جن میں مرے گا۔"

بعض اہلِ علم کے نزدیک حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی اس حدیث میں "ثیاب" (کپڑوں) سے مراد اعمال ہیں، یعنی جن اعمال میں آدمی کی موت آتی ہے اسی حالت میں قیامت کے دن اُٹھایا جائے گا، یہ مضمون دُوسری احادیث میں بھی وارد ہوا ہے۔ اور بعض حضرات نے اس کو شہداء کے ساتھ مخصوص کیا ہے، کیونکہ جن کپڑوں میں وفات ہو، شہید کو انہی کپڑوں میں دفن کیا جاتا ہے۔ جبکہ دُوسرے لوگوں کے وہ کپڑے اُتار لئے جاتے ہیں اور کفن پہنایا جاتا ہے۔ بہرحال قبروں سے اُٹھتے وقت لوگوں کے بدن پر لباس نہیں ہوگا، بلکہ ہر شخص کی حیثیت و مرتبے کے مطابق اسے بعد میں لباس پہنایا جائے گا۔

دُوسرا مضمون اس حدیثِ پاک میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو لباس پہنایا جائے گا، یہ اکرام شاید اس بنا پر ہوگا کہ نمرود نے ان کو برہنہ کرکے آگ میں ڈالا تھا۔ علماء نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو قیامت کے دن سب سے پہلے لباس پہنائے جانے کے بارے میں دو احتمال ذکر کئے ہیں، ایک یہ کہ یہ اوّلیت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ دُوسروں کے اعتبار سے ہے، یعنی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو لباس پہنایا جائے گا، اور پھر باقی سب لوگوں سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کو۔ اس صورت میں یہ کہا جائے گا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرات ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اوّلیت دُوسروں کے اعتبار سے بیان فرمائی ہے، متکلم خود اپنا ذکر نہیں کرتا۔

دُوسرا احتمال یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جزئی فضیلت ہے، اس احتمال کی تائید حضرت علی رضی اللہ عنہ کی درج ذیل حدیث سے ہوتی ہے:

"قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو قبطی طرز کی دو چادریں پہنائی جائیں گی، پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عرش کی داہنی جانب یمنی طرز کا حلہ پہنایا جائے گا۔" (أخرجه ابن المبارك في الزهد من طريق عبدالله بن الحارث عن علي مختصراً موقوفاً، وأخرجه أبويعلى مطولاً۔ فتح الباری، کتاب الرقاق، باب الحشر، ج:۱۱ ص:۳۸۴)

اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی زیر بحث حدیث میں امام بیہقی رحمہ اللہ نے یہ اضافہ نقل فرمایا ہے:

"اور سب سے پہلے جسے جنت کا لباس پہنایا جائے گا وہ ابراہیم علیہ السلام ہوں گے، انہیں جنت کا حلہ پہنایا جائے گا، پھر ان کے لئے ایک کرسی لائی جائے گی اور عرش کی داہنی جانب بچھائی جائے گی، اس کے بعد مجھے لایا جائے گا، پس مجھے جنت کا ایسا حلہ پہنایا جائے گا کہ آدمی اس (کے حسن) کی تاب نہیں لاسکتا، پھر میرے لئے ایک کرسی لائی جائے گی جو عرش کی داہنی جانب عرش کے ستون پر بچھائی جائے گی۔" (فتح الباری، ج:۱۱، ص:۳۸۴)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ یہ بھی احتمال ہے کہ ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر شریف سے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید

انہی کپڑوں میں اُٹھایا جائے جو وصال کے وقت زیبِ بدن تھے، اور جنت کا یہ حلہ بطور کرامت کے پہنایا جائے، واللہ اعلم!

تیسرا مضمون اس حدیثِ پاک میں یہ بیان ہوا ہے کہ کچھ لوگوں کو بائیں جانب یعنی جہنم کی طرف لے جایا جائے گا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے کہ: یہ تو میرے اصحاب ہیں! فرمایا جائے گا کہ: آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ یہ لوگ آپ کے بعد اُلٹے پاؤں پھر گئے تھے۔

یہ گفتگو غالباً حوضِ کوثر پر ہوگی، کیونکہ متعدد احادیث میں وارد ہوا ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت حوضِ کوثر پر حاضر ہوگی تو کچھ لوگوں کو روک دیا جائے گا، اس پر یہ گفتگو ہوگی۔

ان لوگوں سے کون مراد ہیں جن کو روک دیا جائے گا؟ اس میں علماء کے متعدد اقوال ہیں۔ صحیح بخاری (ج:۱ ص:۴۹۰) میں امام بخاری رحمہ اللہ کے شاگرد فربری رحمہ اللہ نے امام بخاریؒ کے حوالے سے ان کے شیخ قبیصہ بن عقبہ رحمہ اللہ کا قول نقل کیا ہے کہ اس سے مراد وہ لوگ ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور میں مرتد ہوگئے تھے اور جن سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے قتال کیا۔ امام خطابی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: بحمداللہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں سے کوئی مرتد نہیں ہوا، مرتدین اکثر قسم کے دیہاتی بدوی تھے (جن کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے: "وَلَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ" ان میں سے اکثریت ان لوگوں کی تھی جن کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا بھی موقع نہیں ملا تھا، اور جو معدودے چند افراد حاضرِ خدمت بھی ہوئے انہوں نے بھی محض ظاہری اطاعت قبول کی تھی، حقیقتہً ایمان ان کے دل میں راسخ نہیں ہوئی تھی)۔

(جاری ہے)

اداریہ

مولانا سعید احمد جلال پوری

بلال احمد کا قبول اسلام اور....

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

بلال احمد یا احمد بلال ولد ناصر احمد، حال عبدالرحمن ولد ناصر احمد ساکن چناب نگر کے قبول اسلام کی خبریں اخبارات میں شائع ہوئیں، تو متعدد احباب نے اس نومسلم کے بارہ میں استفسار کیا، کہ یہ کون ہے؟ کیا ہے؟ اس کے قبول اسلام کا پس منظر کیا ہے؟ آیا واقعی یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا، تیسرے مرزائی خلیفہ ناصر احمد کا بیٹا اور رائل فیملی کا فرد ہے؟ یا پھر کچھ اور؟ اس دوران کچھ تیز وتند سوالات بھی کیے گئے، جن میں سے ایک سوال اور اس کا جواب درج ذیل ہے:

س:...... آج کل ایک شخص احمد بلال سابق قادیانی کے اسلام قبول کرنے کا چرچا ہے اور مختلف اخبارات ورسائل میں اس کے انٹرویو اور خبریں آرہی ہیں، اس نومسلم کا کہنا ہے کہ میں رائل فیملی کا فرد، مرزا غلام احمد قادیانی کا پڑپوتا اور مرزا ناصر احمد قادیانی کا بیٹا ہوں، اسی طرح اس کا کہنا ہے کہ اسلام قبول کرنے کی وجہ سے مجھ پر قادیانیوں نے ظلم وتشدد کیا ہے، لہٰذا وہ اپنے تحفظ کی خاطر علامہ ابتسام الٰہی ظہیر اور جماعت اسلامی کے سابق امیر قاضی حسین احمد سے ملاقاتیں کر چکا ہے۔ اس کے قبول اسلام کی روئیداد اور ان ہر دو حضرات سے ملاقات کے سلسلہ کی روزنامہ ایکسپریس کی خبر ملاحظہ ہو:

''لاہور (اسٹاف رپورٹر) مرزا غلام احمد قادیانی کے پڑپوتے اور مرزا ناصر احمد کے اسلام قبول کرنے والے بڑے بیٹے عبدالرحمن نے گزشتہ روز منصورہ میں علامہ ابتسام الٰہی ظہیر کے ہمراہ سابق امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد سے ملاقات کی۔ عبدالرحمن جن کا اصل نام مرزا احمد بلال تھا۔ ۱۹۹۹ء میں علامہ احسان الٰہی ظہیر کی کتاب ''القادیانیت، مرزائیت اور اسلام'' کا مطالعہ کرنے کے بعد اسلام قبول کیا۔ وہ سات زبانوں پر عبور رکھتے ہیں اور بھاشا ڈیم میں مترجم ہیں۔ عبدالرحمن نے قاضی حسین احمد سے ملاقات کے دوران بتایا کہ وہ اسلام قبول کرنے کے بعد اپنی جائیداد سے بھی دستبردار ہوچکے ہیں۔ انہوں نے گزشتہ سال حج کے لئے درخواست دی تھی، ریکارڈ چیک کرنے کے بعد سعودی سفارت خانے نے ان سے مسلمان ہونے کے ثبوت فراہم کرنے کے لئے کہا، انہوں نے اس کے ثبوت فراہم کردیئے اور اس طرح ان کے مسلمان ہونے کی خبر پھیل گئی، انہوں نے کہا کہ دو ہفتے قبل انہیں قادیانیوں نے اغوا کرلیا تھا اور گنگا رام ہسپتال کے قریب ''ایوان محمود'' میں لے جاکر بدترین تشدد کا نشانہ بنایا، ان کی ناک کی ہڈی توڑ دی اور بیہوشی کی حالت میں نیلا گنبد پھینک کر فرار ہوگئے، انہوں نے بتایا کہ علامہ ابتسام الٰہی نے انہیں پناہ دی اور ان کا علاج کرایا، اس موقع پر قاضی حسین احمد نے عبدالرحمن کو تشدد کا نشانہ بنانے کی شدید مذمت کی اور ان کے اسلام قبول کرنے کی تحسین کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے حق کو پالیا ہے اور دین کی خاطر اپنی جائیداد سے بھی دستبردار ہوگئے ہیں، ان کا اسلام قبول کرنا بہت بڑا بریک تھرو اور بڑی خبر ہے، ان پر تشدد سے قادیانیت کا مکروہ چہرہ لوگوں کے سامنے کھل کر آگیا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر لوگوں کو ربوہ میں بنیادی حقوق حاصل ہوجائیں تو اکثریت اسلام قبول کرلے، لوگوں کو زبردستی

باندھ کر رکھا گیا ہے، قاضی حسین احمد نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ عبدالرحمٰن کو تحفظ فراہم کیا جائے، انہوں نے کہا کہ ان کو جانی و مالی نقصان پہنچا تو اس کے ذمہ دار قادیانی ہوں گے۔ قاضی حسین احمد نے کہا کہ عبدالرحمٰن کے مسلمان ہونے پر اندرون ملک اور بیرون ملک مسلمانوں نے خوشی کا اظہار کیا ہے، انہوں نے کہا کہ ہم دینی جماعتوں کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کی تائید کی ہے، عقیدۂ ختم نبوت مسلمانوں کا متفقہ عقیدہ ہے جس پر تمام مسالک کے مسلمان متحد ہیں۔‘‘ (روزنامہ ایکسپریس فیصل آباد، ۷جنوری ۲۰۱۰ء)

سوال یہ ہے کہ اگر یہ نوجوان واقعی قادیانیت سے اسلام کی طرف آیا ہے اور یہ مرزا ناصر احمد کا بیٹا اور مرزا غلام احمد کا پڑپوتا ہے، تو اس کی حوصلہ افزائی کرنا چاہئے اور اس کو بھرپور پروٹوکول دینا چاہئے، مگر افسوس! کہ آپ کی جماعت اور جماعت کے رسائل ہفت روزہ ’’ختم نبوت‘‘ اور ماہنامہ ’’لولاک‘‘ اس سلسلہ میں خاموش ہیں، اگر یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ ان پر سکوت مرگ طاری ہے، آخر کیوں؟ جب دوسرے لوگ اور جماعتیں بڑھ چڑھ کر اس کی حوصلہ افزائی کررہی ہیں تو آپ کو بھی اس معاملہ میں کسی سے پیچھے نہیں رہنا چاہئے، اس کی وضاحت فرمائیں کہ آپ کی خاموشی کے کیا اسباب ہیں؟؟ سائل: طاہر رشید، کراچی

ج:..... بالکل بجا ہے کہ اس نومسلم نوجوان بلال احمد ولد ناصر احمد قادیانی سکنہ چناب نگر، کے اسلام لانے کی حالیہ خبروں اور اخبارات میں اس کے ترک قادیانیت کے غلغلہ پر ہماری طرف سے خاموشی ہے اور اس سلسلہ کا کوئی خوش آمدیدی بیان بھی جاری نہیں ہوا، اس کی دراصل کچھ وجوہات ہیں، ان وجوہات کے تذکرہ سے قبل یہ عرض کردینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ ایک قادیانی کے مسلمان ہونے پر جس قدر کسی عام مسلمان کو خوشی اور مسرت ہوسکتی ہے اس سے کہیں زیادہ بلکہ کئی ہزار گنا ہمیں اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان کو خوشی ہونی چاہئے اور ہے بھی، اس لئے کہ جس جماعت کا اوڑھنا بچھونا اور دن رات کی مساعی ہی قادیانیت کی تردید اور اس کی شکست وریخت ہو، وہ اس موقع پر کیونکر خوش نہ ہوگی؟

بلاشبہ کسی قادیانی کا اسلام قبول کرنا، خصوصاً قادیانیت کے عین مرکز اور اس کے دارالحکومت میں کسی قادیانی کا مرزائیت پر دوحرف بھیج کر حلقہ بگوش اسلام ہونا، جہاں قادیانیت کے تابوت میں کیل ٹھونکنے کے مترادف ہے، وہاں اسلام کی حقانیت کی دلیل بھی ہے۔

مگر ہماری مجبوری اور اس موقع پر خاموشی کی وجہ یہ ہے کہ اس سے قبل ۱۴جولائی ۱۹۹۶ء کو بلال احمد اور حالیہ عبدالرحمٰن ولد ناصر احمد قادیانی نامی ایک نوجوان نے ہمارے مرکز مدرسہ عربیہ مسلم کالونی چناب نگر میں خود آکر اسی طرح کے واقعات بیان کرکے اسلام قبول کرکے پناہ لی تھی اور اپنی مظلومیت کی پوری داستان بھی سنائی تھی چنانچہ اس موقع پر ہمارے چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفی اور دوسرے رفقاء نے اس کے ساتھ جس قسم کا تعاون کیا، اس کی تفصیلات تاحال ہماری فائلوں میں محفوظ ہیں۔ مثلاً:

تفصیل اخراجات نومسلم بلال احمد ولد ناصر احمد قادیانی کالج روڈ بٹ چوک، چناب نگر

(۱) نومسلم بلال احمد کا بیان بذریعہ ویڈیو کیسٹ	ریکارڈ خرچ 200 روپے	بتاریخ: ۱۴جولائی ۱۹۹۶ء
(۲) شخص مذکور کے ساتھ سفر لاہور	کرایہ 200 روپے	بتاریخ: ۱۵جولائی ۱۹۹۶ء
(۳) وفد علماء کرام کے ساتھ شرکت، اخباری نمائندگان کی موجودگی اور ملاقات ڈی ایس پی چنیوٹ	خرچ دوائی 200 روپے	بتاریخ: ۱۵جولائی ۱۹۹۶ء
(۴) سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج	خرچ دوائی 100 روپے	بتاریخ: ۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
(۵) سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج	خرچ دوائی 100 روپے	بتاریخ: ۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
(۶) سول ہسپتال چنیوٹ برائے علاج	خرچ دوائی 100 روپے	بتاریخ: ۱۷جولائی ۱۹۹۶ء
(۷) ایف آئی آر تھانہ ربوہ	خرچ محرر 100 روپے	بتاریخ: ۱۷جولائی ۱۹۹۶ء

(۸) از ربوہ تا چنیوٹ — کرایہ کار 100 روپے

(۹) دفتر چناب نگر — بتاریخ: ۴ اگست ۱۹۹۶ء

(۱۰) ملاقات ڈی ایس پی چنیوٹ برائے تبدیلی تفتیش نومسلم بلال احمد — بتاریخ: ۵ اگست ۱۹۹۶ء

(۱۱) سفر لاہور بلال احمد — کرایہ 100 روپے — بتاریخ: ۶ اگست ۱۹۹۶ء

اسے حسن اتفاق کہئے کہ اس وقت چناب نگر میں موجود رفقا نے حفظ ماتقدم کے طور پر اس نومسلم بلال احمد کے بیان احوال اور ترک مرزائیت کی داستان پر مشتمل ویڈیو کیسٹ بھی بنائی تھی، چنانچہ وہ ویڈیو کیسٹ بھی تا حال جوں کی توں ہمارے پاس محفوظ ہے۔ اس وقت کے اسلام قبول کرنے والے بلال احمد اور آج کے بلال احمد کی تصویروں کو دیکھنے والوں کا کہنا ہے کہ ان دونوں میں صرف اتنا فرق ہے کہ اس وقت کے بلال احمد کی داڑھی نہ تھی اور اب کے بلال احمد کی داڑھی ہے، لہٰذا ان کا کہنا ہے کہ ایک ہی نوجوان اب دوسرے انداز میں منظر عام پر آیا ہے، جس سے بہرحال کسی قدر شک سا ہونے لگا ہے۔ اگر ہم اس نوجوان کے حالیہ بیان اور روئیداد کی تائید کرتے ہیں تو سابقہ ویڈیو اس کی تردید کرتی ہے، اسی طرح اگر اس کی اس داستان درد والم کی تردید کرتے ہیں تو بھی مشکل ہے۔ کیونکہ بہرحال یہ قادیانیت سے تائب ہونے کا دعویدار ہے، عین ممکن ہے کہ یہ وہی ہو اور یقین کی حد تک ہمارے رفقاء کا کہنا ہے کہ یہ وہی نوجوان ہے، تاہم خفیف سا شبہ یہ بھی ہے کہ یہ پہلے بلال احمد کے بجائے کوئی دوسرا ہو۔ بہرحال ویڈیو کی تصاویر اور تفصیلات یہ بتلاتی ہیں کہ یہ وہی نوجوان ہے، جس نے آج سے چودہ سال قبل چناب نگر کی مسلم کالونی کے مدرسہ عربیہ میں آ کر پناہ لی تھی۔ اسی طرح یہ بات اپنی جگہ مسلم ہے کہ ویڈیو کی رپورٹ کے مطابق یہ شخص رائل فیملی سے تعلق نہیں رکھتا اس کے باپ پر اپنے بڑے بیٹے کی موت کے صدمہ سے فالج کا حملہ ہوا تھا اور قادیانیوں نے اس کے ساتھ کوئی تعاون نہ کیا اور یہ بددل ہو کر مسلمان ہو گیا اور اس نے اسلام قبول کرنے کے بعد لاہور میں تعلیم مکمل کی، وہاں ایک ریلوے افسر ارشد صاحب کی بیٹی سے اس نے شادی کی اور الگ علامہ اقبال ٹاؤن خیبر بلاک میں رہائش اختیار کر لی اور اس کے چھوٹے بھائی نے والد کی بیماری کے بہانے سے اس کو گھر بلا کر اس کو زنجیروں سے بندھوایا اور قادیانیوں نے مل کر اس پر خوب تشدد کیا اور اس کے ایک دوست نے اس کو گھر سے بھاگنے میں مدد دی اور زنجیر کاٹنے کے لئے اسے آری دی نیز یہ کہ اس کے گھر کے قریب ٹھیکیدار شمس صاحب بھی رہتے ہیں اور اس کا ایک چھوٹا بھائی داؤد احمد شیزان فیکٹری میں مارکیٹنگ ڈیپارٹمنٹ میں ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

الغرض اس ویڈیو کیسٹ کے مندرجات سے کہیں نہیں لگتا کہ یہ رائل فیملی کا اور مرزا ناصر احمد... قادیانی خلیفہ... کا بیٹا ہے اور نہ ہی اس نے اس پوری روئیداد میں کسی اشارہ اور کنائے سے اس کا کہیں تذکرہ کیا ہے۔

الغرض قادیانی فریب کاری اور قادیانیت سے تائب ہونے والے متعدد عیاروں کی عیاری اور مسلمانوں سے مفادات کشید کرنے کی بیشتر مثالوں اور واقعات کے تناظر میں جب تک صورت حال کی مکمل طور پر وضاحت نہ ہو جائے اس میں خاموشی ہی بہتر ہے۔ خدا کرے کہ اس نوجوان کی یہ روئیداد سچ اور صداقت پر مبنی ہو اور یہ کسی سازش کا پیش خیمہ نہ ہو، بہرحال ہم نہ تو کھل کر اس کی تائید کر سکتے ہیں اور نہ ہی تردید، یہ ہیں دراصل ہماری خاموشی کی وجوہات! اور ہماری مجبوریاں! تاہم یہ بات اپنی جگہ طے ہے کہ قادیانی دہشت گردوں کے ہاں قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی یہی سزا ہے، بلکہ حقائق و واقعات گواہ ہیں کہ ایسے کئی ایک افراد اور خاندانوں کو اس خاموشی سے ٹھکانے لگایا جاتا ہے کہ کسی کو کانوں کان خبر بھی نہیں ہو پاتی، چنانچہ قادیان کی ڈاب یعنی پانی کا جوہڑ..... بیسیوں ایسے معصوم مرد و خواتین کے بے نام قتل کا گواہ ہے اور اس کے سینے میں قادیانی درندگی کے ہزاروں سربستہ راز پوشیدہ اور مضمر ہیں۔ ملاحظہ ہوں: ”ربوہ کا پوپ“ ربوہ کا آمر، کمالات محمودیہ اور شہر سدوم“ وغیرہ۔

امید ہے کہ آپ کی تشفی کے لئے ہماری یہ چند معروضات کافی ہوں گی، بلکہ ہم امید کرتے ہیں کہ ہماری خاموشی پر آپ کی برہمی بھی اس سے کافور ہو جائے گی۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

فتنوں کے سدِباب میں عُلمائے اُمّت کا کردار

مولانا حبیب الرحمٰن اعظمی

یہ ایک مسلم حقیقت ہے کہ اسلام کے نام لیوا اور اس کے شیدائیوں کے مقابلہ میں اسلام کے مخالفین و معاندین کی تعداد ہر دور اور ہر زمانہ میں زیادہ رہی ہے اور اسلام کو اپنے ابتدائے قیام سے آج تک نہ جانے کتنے فتنوں سے دوچار ہونا پڑا ہے، لیکن اس تاریخی شہادت سے بھی انکار ممکن نہیں کہ علمائے اسلام اور صلحائے امت نے ان تمام فتنوں کا نہایت پامردی سے مقابلہ کیا ہے اور اسلام کے حریفوں کو ہر محاذ پر شکست دے کر اسلام کے کارواں کو آگے بڑھایا ہے۔

چنانچہ اسلام پر اوّل ترین حملہ مادیت کی راہ سے ہوا موروثی حکومت کے تسلسل اور دولت وثروت کی فراوانی سے اسلامی معاشرہ میں تعیش اور راحت پسندی کا عمومی رجحان پیدا ہوگیا تھا، جس سے یہ خطرہ ہوچلا تھا کہ خدانخواستہ ملت اسلامیہ بھی اگلی امتوں کی طرح تعیش کی نذر ہوجائے اس فتنہ کے مقابلہ کے لئے حضرات تابعین کی جماعت میدان میں نکل پڑی اور اپنے وعظ ونصیحت، دعوت وتبلیغ اور حرارت ایمانی کے ذریعہ مادیت کے اس سیلاب بلاخیز کو آگے بڑھنے سے روک دیا اور امت کو اس طوفان سے بچالیا۔

اس کے بعد اسلام پر دوسرا حملہ عقلیت کی راہ سے ہوا، یونانی فلسفہ نے سطحی ذہنوں کو اپنی گرفت میں لے کر اسلامی عقائد واعمال کے خلاف ایک طوفان کھڑا کردیا، جس سے متاثر ہوکر امت دو حصوں میں تقسیم ہوگئی ایک کی قیادت فقہاء اور محدثین کررہے تھے اور دوسرے کی عقلیت زدہ معتزلہ، یہ فتنہ چونکہ علمی انداز میں برپا کیا گیا تھا اور بدقسمتی سے حکومت وقت کی سرپرستی بھی اسے حاصل ہوگئی تھی، اس لئے ایسا معلوم ہونے لگا تھا کہ اسلامی علوم و عقائد یونانی افکار و نظریات کے مقابلہ میں اپنی توانائی اور سربلندی قائم نہ رکھ سکیں گے، ان سنگین حالات میں علماء ہی کی صف سے ایک بزرگ سر سے کفن باندھ کر میدان میں کود پڑے اور اس جرأت و استقامت کے ساتھ کہ خلیفہ وقت مامون الرشید کے تہدیدی فرامین اور معتصم باللہ کے طوق و سلاسل اور تازیانے ان کے پائے استقامت میں لغزش پیدا نہ کرسکے بالآخر اس مرد جلیل کی ثابت قدمی کی برکت سے یہ فتنہ سرد پڑ گیا اور امت ایک عظیم وتباہ کن خطرہ سے مامون ومحفوظ ہوگئی۔

تیسری صدی میں معتزلہ نے اپنی عقلیت پسندی اور اپنی بعض نمایاں شخصیتوں کے سہارے اس سوئے ہوئے فتنہ کو پھر سے جگانا چاہا، لیکن امام ابوالحسن اشعری جو پہلے انہیں کے کیمپ کے ایک فرد تھے اور ان کے تمام ہتھکنڈوں سے اچھی طرح واقف تھے ان کے مقابلہ میں آگئے اور بحث ومناظرہ اور زبانی تفہیم و تقریر کے ذریعہ ان کے حوصلوں کو پست کردیا اور آئندہ ان کے مقابلے کے لئے ایک سو سے زائد نہایت اہم اور وقیع کتابیں بھی تصنیف کردیں اور ساتھ ہی اپنے تلامذہ کی ایک اچھی خاصی جماعت بھی تیار کردی، جس نے ہر علمی محاذ پر معتزلہ کا تعاقب کیا اور انہیں میدان چھوڑنے پر مجبور کردیا۔

معتزلہ کی اس شکست کے بعد اسی فلسفۂ یونان کی کوکھ سے ایک نئے فتنہ نے جنم لیا جو اسلام کے حق میں اعتزال سے بھی زیادہ خطرناک تھا، یہ تھا باطنیت کا فتنہ، اس فتنہ کے بانیوں نے اپنی ذہانت اور یونانی فلسفے کی مدد سے دین اسلام کے اصول ونصوص اور قطعیات میں تحریف وتفسیخ کا دروازہ کھول دیا اور اسی کے ساتھ اسلام واہل اسلام کے خلاف قوت وطاقت کا مظاہرہ بھی کیا، جس کی بنا پر اسلامی حکومتیں عرصہ تک پریشان رہیں اور اسلام کی بہت سی منتخب شخصیتیں اس تشدد آمیز فتنہ کا شکار ہوگئیں۔

اس عظیم فتنہ کی سرکوبی کے لئے بھی صف علماء ہی سے ایک مرد کامل آگے بڑھے جنہیں ہم امام غزالی کے نام سے جانتے پہچانتے ہیں، انہوں نے براہ راست باطنیوں سے مقابلہ آرائی کے بجائے فلسفہ یونان کو نشانہ بنایا جو اکثر فرق باطلہ کا ماخذ ومصدر تھا اور اپنے علمی تبحر، قوت استدلال سے اس کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں اور ان فتنوں کے چشموں کو ہمیشہ کے لئے بند کردیا، امام غزالی کے ساتھ اس اہم خدمت میں امام رازیؒ اور ابن رُشدؒ کے کارنامے بھی بھلائے نہیں جاسکتے۔

خیر یہ سارے واقعات تو زمان ومکان کے اعتبار سے آپ سے دور تر ہیں، خود اپنے ملک ہندوستان کی تاریخ پر نظر ڈالئے، عہد اکبری میں ''دین الٰہیؔ'' کے عنوان سے اسلام کے خلاف جو عظیم فتنہ رونما ہوا تھا، جس کی پشت پر اکبر جیسے مطلق العنان فرمانروا کی جبروتی طاقت بھی تھی، لیکن حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ اور شیخ عبدالحق دہلویؒ اور ان کے

جمہور علماء نے اپنے پایۂ استقامت سے اس فتنہ کے سر کو ہمیشہ کے لئے کچل دیا۔

اور اس آخری دور میں سلطنت برطانیہ کے جلو میں الحاد و زندقہ کا فتنہ نمودار ہوا تھا، اس کے مقابلہ میں بھی اگر کوئی جماعت نبرد آزما نظر آتی ہے تو وہ علماء ہی کی جماعت ہے، جنھوں نے سفید فام انسان نما وحشی درندوں کے ہر جور و ستم کو برداشت کرکے اسلام اور آئین اسلام کی حفاظت کی اور شہر شہر، قصبہ قصبہ اور قریہ قریہ مدارس کی شکل میں انسان کی چھاؤنیاں قائم کرکے پورے ملک میں اسلام کے سپاہیوں کا ایک جال بچھا دیا۔

اور خدا کا شکر ہے کہ اسلام کے یہ سپاہی آج بھی اسلام کے عقائد و اعمال کی حفاظت و اشاعت میں پورے طور پر مصروف ہیں، یہی وجہ ہے کہ اسلام کی جڑیں دیگر بلاد اسلامیہ کے مقابلہ میں ہمارے ملک میں زیادہ مضبوط ہیں اور ہم بحمد اللہ اس پوزیشن میں ہیں کہ معاندین اسلام کی آنکھوں سے آنکھیں ملا کر کہہ سکتے ہیں:

ادھر آ اے ظالم ہنر آزمائیں
تو تیر آزما ہم جگر آزمائیں

اس لئے آج کے نام نہاد اسلام کے ہمدردوں کو علماء اسلام پر اعتراض کرنے سے پہلے ان کے کارناموں پر غور کرنا چاہئے، مجھے یقین ہے کہ جو لوگ جماعت علماء پر قوم کے استحصال کا الزام لگاتے ہیں، اگر انھیں اسلامی علوم و عقائد و دینی اخلاق و کردار کے تحفظ و بقا اور اس کے استحکام و اشاعت کے سلسلے میں علماء اسلام کی خدمات سے ادنیٰ واقفیت بھی ہوتی تو وہ انھیں مورد الزام ٹھہرانے کے بجائے ان کے شکر گزار ہوتے۔

تاریخ اور تجربہ کی بنیاد پر بلا خوف و تردد یہ بات کہی جا سکتی ہے کہ موجودہ دور میں اور آئندہ بھی علماء دین ہی کی جماعت اسلام اور مسلمانوں کی پشتیبان بن سکتی ہے، بلند بانگ دعوؤں، خوش کن تجویزوں اور جذباتی تقریروں سے کچھ دیر کے لئے گرمی محفل کا سامان فراہم کیا جا سکتا ہے اور ہوش سے عاری پُرجوش نوجوانوں سے زندہ باد کا نعرہ بھی لگوایا جا سکتا ہے، لیکن ان خالی دعوؤں سے کسی سنجیدہ، مستحکم اور ٹھوس نتائج کی توقع نہیں کی جا سکتی، کیونکہ بقول امام مالکؒ ماضی سے مضبوط رشتہ کے بغیر امت کی صلاح و فلاح کا تصور ایک فریب ہے اور آج جو بھی ملت کے درد سے بے چین ہو کر اٹھتا ہے وہ سب سے پہلے ملت کے ماضی ہی پر تیشہ چلاتا ہے، آج کل کے نوخیز قائدین کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہئے کہ ماضی کے آئینہ کو داغ دار بنا کر تابندہ حال اور روشن مستقبل کا خواب دیکھنا، سراب کو آب زلال سمجھنے کی غلطی میں مبتلا ہونا ہے، اسلاف کے نقش قدم سے ہٹ کر جو کارواں بھی زندگی کی راہوں کی تلاش میں نکلے گا وہ مقبروں کی بھول بھلیوں میں بھٹک کر رہ جائے گا۔

☆☆............☆☆

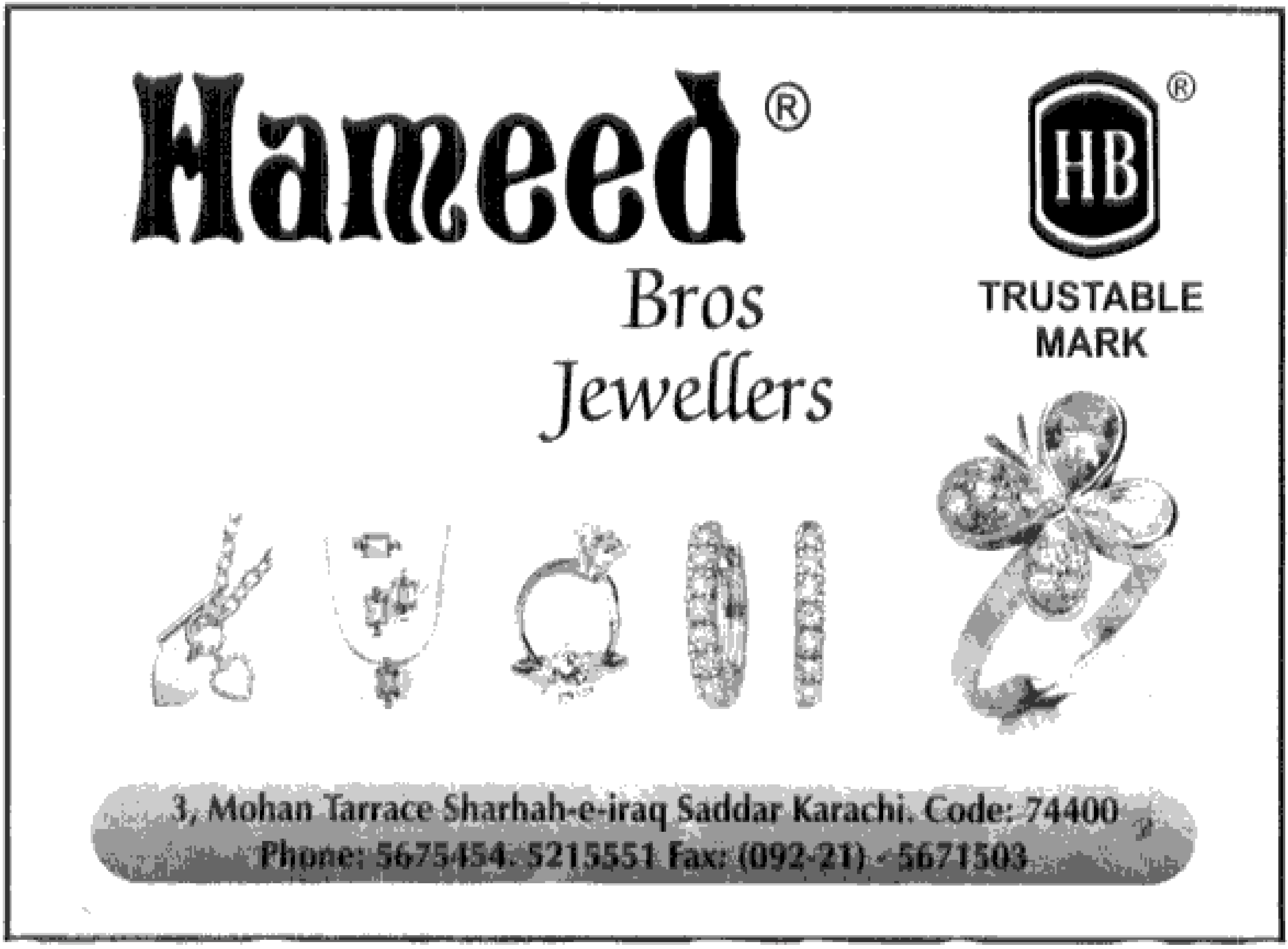

قاری عبدالحلیم رحمۃ اللہ علیہ

ابن جام شوق محمد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ!

جامعہ بنوریہ سائٹ کراچی کے سرپرست، برادر محترم مولانا مفتی محمد نعیم مہتمم جامعہ بنوریہ سائٹ کے والد گرامی، قرآن کریم کے عاشق صادق، باخدا بزرگ، مشہور قاری اور استاذ الاساتذہ جناب حضرت قاری عبدالحلیمؒ حرکت قلب بند ہوجانے کے بعد ۷ جنوری ۲۰۱۰ء مطابق ۲۰ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب بعد نماز عشا ۸۰ سال کی عمر میں رحلت فرمائے عالم آخرت ہوگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

جن حضرات نے حضرت قاری صاحبؒ کو دیکھا ہے، ان کے ساتھ سفر کیا یا کوئی معاملہ کیا ہے وہ جانتے ہوں گے کہ حضرت قاری صاحبؒ اخلاق و اعمال اور تقویٰ وطہارت کی بلندیوں پر فائز تھے۔ یہ تو ٹھیک یاد نہیں کہ حضرت قاری صاحب سے پہلی ملاقات کب ہوئی؟ تاہم یہ ضرور ہے کہ بہت پہلے حضرت قاری صاحبؒ کی زیارت کا شرف حاصل ہوا۔

ان کو جب سے دیکھا اور جس حال میں دیکھا زندگی بھر اسی حال میں رہے، اگرچہ حالات اور زمانہ نے بہت سی کروٹیں بدلیں، مگر ان کی سادگی، نیکی، خدا خوفی اور تقویٰ کی جو حالت روز اوّل تھی، تادم واپسیں ...اس میں ترقی تو ہوئی... اس میں ذرہ بھر کمی نہیں آئی۔

حضرت قاری صاحبؒ ایک غیر مسلم گھرانے سے تعلق رکھتے تھے، جاذبہ الٰہی نے ان کو دولت ایمان سے سرفراز فرمایا، قرآن کریم کی دولت سے مالا مال فرمایا اور ایمان، اسلام اور قرآن کریم کے ساتھ گہری وابستگی عطا فرمائی تو انہوں نے ان انعامات الٰہیہ کی خوب خوب قدر فرمائی۔

آپ ایک عرصہ تک مختلف مدارس میں قرآن کریم کی تعلیم وتدریس پر مامور رہے، اور ہزاروں شاگرد اور حفاظ تیار فرمائے، یہ ان کے قرآن کریم، علوم نبوت اور دین ومذہب سے گہری وابستگی کا ثمرہ ہے کہ مولانا مفتی نعیم صاحب اور ان کے متعدد برادران گرامی حفاظ ہوئے اور مولانا مفتی محمد نعیم صاحب بہترین حافظ، قاری، عالم دین، مفتی اور مدرس قرار پائے اور ان کی دعاؤں ہی کی برکات ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مولانا مفتی محمد نعیم صاحب کو دینی علوم کی تعلیم وتدریس اور نشرواشاعت کے لئے منتخب فرمالیا۔

آج مولانا مفتی نعیم صاحب اور ان کا ادارہ جس حالت میں ہے یہ دراصل حضرت قاری صاحبؒ کی دعاؤں، محنتوں اور سرپرستی کے آثار وثمرات ہیں، یقیناً یہ سب کچھ حضرت قاری صاحبؒ کی حسنات ہیں جو رہتی دنیا تک ان کے نامۂ اعمال میں نیکیوں میں اضافہ کا باعث رہیں گی۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا جاچکا ہے کہ حضرت قاری صاحبؒ ایک صالح، متقی اور باخدا انسان تھے، چنانچہ ان کے اخلاف اور متعلقین نے بتلایا کہ گزشتہ ساٹھ سال سے ان کی تہجد اور مناجات سحرگاہی کا ناغہ نہیں ہوا، وہ رات کو مصلی پر رہتے تو دن کو اپنی زبان کو تلاوت قرآن کے ساتھ تر رکھتے تھے، چنانچہ ہمارے برادر محترم مولانا مفتی خالد محمود صاحب نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ نے سنایا کہ متعدد بار ان کے ساتھ اسکوٹر پر سفر کرنے کا موقع میسر آیا، وہ ہمیشہ آہستہ اور سڑک کے کنارے اسکوٹر چلاتے تھے، وہ اس کی وجہ بیان کرتے ہوئے فرماتے تھے کہ میں آہستہ اور سڑک کے کنارہ پر اس لئے چلتا ہوں تاکہ میں اپنی تلاوت قرآن کا معمول پورا کرسکوں، گویا وہ اسکوٹر پر سفر کرتے ہوئے بھی تلاوت میں مصروف رہتے۔

ان کے صاحبزادے شیخ محمد سعید صاحب نے بتلایا کہ ان کا روزانہ دس پارے نوافل میں تلاوت کرنے کا معمول تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کو علما، طلبا اور اہل دین سے محبت وعقیدت کا وافر حصہ عطا فرمایا تھا، غالباً یہ اسی کی برکت ہے کہ ان کے گھر میں علم آگیا، آج ان کی نسل میں بیٹوں کے علاوہ متعدد پوتے، نواسے حافظ وعالم ہوچکے ہیں۔

حضرت قاری صاحبؒ کو اللہ تعالیٰ نے حسن صوت کے ساتھ ساتھ حسن تجوید کی دولت سے بھی مالا مال فرمایا تھا، اور ملک کی متعدد بڑی مساجد میں آپؒ کو محراب سنانے کا شرف واعزاز حاصل ہوا، چنانچہ کمی مسجد کراچی اور جامع مسجد بنوری ٹاؤن میں بھی آپؒ کو محراب سنانے کی سعادت حاصل ہوئی اور ایسے بہت سے حضرات ہیں جو دور دور سے ان کا قرآن کریم سننے کو پہنچتے تھے، ایک صاحب نے بتلایا کہ ایک بار سعودی عرب کے کسی شہر میں آپؒ کو قرآن سنانے کا موقع ملا تو عرب بھی جھوم اٹھے، فراغت کے بعد ایک عرب نے ان کا منہ چومتے ہوئے بے ساختہ کہا: ”یہ اللہ کا فضل ہے، جس کو چاہیں سرفراز فرمادیں۔“

حضرت قاری صاحب جہاں قرآن کریم کی تعلیم وتدریس میں زندگی بھر مصروف ومشغول رہے، وہاں دعوت وتبلیغ کے ساتھ بھرپور وابستہ رہے، گشت، سہ روزہ، چلہ اور تبلیغی اسفار ان کا محبوب مشغلہ، بلکہ ان

کی پاکیزہ روح کی غذا تھی۔ اس پیرانہ سالی اور ضعف و اضمحلال کے باوجود بھی شب جمعہ کی حاضری، تبلیغی مرکز مدنی مسجد میں رات کا قیام، ان کے معمولات میں سے تھا، چنانچہ جس جمعرات کو ان کا وصال ہوا، اس سے پہلے کی شب جمعہ میں بھی آپؒ نے مدنی مسجد میں حاضری کا ناغہ نہیں کیا، اسی طرح دور دراز کی آمدہ تبلیغی جماعتوں کی نصرت اور مشایعت بلکہ اپنے احباب کی جماعتوں کی نصرت اور دور دراز کا سفر کرکے ان کی حوصلہ افزائی کرنا، ان کا معمول تھا۔ اسی طرح ہر سال حج وعمرہ کو وہ اپنے روح کی غذا سمجھتے تھے، اس سال بھی ان کو حج بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی، ان کے حج کے رفقا میں سے جناب الحاج اقبال شکور صاحب نے بتلایا کہ اس سال حج کے موقع پر فرمایا کہ شاید یہ میرا آخری حج ہو" قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید" کے مصداق واقعی یہ ان کا آخری حج ہی ثابت ہوا۔

ان کے سفر آخرت کے احوال بتلاتے ہوئے، ان کے فرزند وخلف برادرم مولانا مفتی محمد نعیم صاحب نے بتلایا کہ اپنی وفات سے ایک روز پہلے فرمایا: ''ہم نے بہت زندہ رہ لیا ہے اب تو چلے جانا چاہئے'' چنانچہ اس کے کچھ دیر بعد ان کی طبیعت خراب ہونے لگی، ان کو انجائنا کی تکلیف تو تھی ہی، اس لئے خیال ہوا ان کو مہ ہسپتال لے جایا جائے، چنانچہ ان کو گاڑی میں لٹایا گیا تو وہ زور زور سے قرآن کریم کی تلاوت فرمانے لگے اور میرے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا، آج ان کی قرأة قرآن کریم میں خلاف معمول آواز اونچی تھی، لیکن جیسے ہی ہم کریم آباد پہنچے، تو ان کی تلاوت کی آواز آہستہ اور ان کے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی ہونے لگی، اس پر مجھے کچھ اندیشہ سا ہونے لگا، بہر حال تھوڑی دیر میں گاڑی مہ ہسپتال پہنچ گئی، ڈاکٹروں نے دیکھا تو بتلایا کہ وہ اللہ میاں کے ہاں جاچکے ہیں اور ان کی روح قفس عنصری سے پرواز کرچکی ہے۔

دیکھئے! جو لوگ دنیا میں جس چیز کے ساتھ زیادہ محبت وتعلق رکھتے ہیں، مرتے وقت بھی وہ اسی کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں، چنانچہ ساری زندگی قرآن پڑھنے والا قرآن کا عاشق، قرآن پڑھتے پڑھتے اللہ کے ہاں پہنچ گیا۔ اللہم اغفرلہ وارحمہ۔

برادرم مولانا مفتی نعیم صاحب نے بتلایا کہ ہمارے مدرسہ کے استاذ اور داعی قرآن حضرت مولانا مفتی عتیق الرحمن شہیدؒ کی قبر بارش کی وجہ سے بیٹھ گئی تھی... اور دنیا نے دیکھا کہ چودہ ماہ کا عرصہ گزرنے کے باوجود ان کی میت نہ صرف تر وتازہ تھی، بلکہ قبر کھولنے پر ان کی قبر سے عمدہ خوشبو کے جھونکے آنے لگے...

اس واقعہ کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت والد صاحب نے اپنی قبر کے سلیب خود اپنی نگرانی میں تیار کروائے، ان میں زیادہ سریئے ڈلوائے اور تیار کروا کر لے کر آئے اور فرمایا کہ عام سلیب چونکہ کمزور ہوتے ہیں اور قبر بیٹھ جاتی ہے اس لئے میں نے اپنی قبر کے لئے مضبوط سلیب تیار کروائے ہیں تاکہ بعد والوں کو دوبارہ قبر کی مرمت کی تکلیف نہ ہو۔ چنانچہ ان کی قبر پر وہی سلیب رکھے گئے۔

بہر حال رات بعد عشاء ان کا انتقال ہوا، ان کا فرمان تھا کہ میرے جنازہ میں تاخیر نہ کی جائے اور اخبار میں کوئی خبر اور تشہیر نہ کی جائے، چنانچہ خیال تھا کہ رات کو ہی نہیں تو نماز فجر میں جنازہ پڑھ کر ان کو دفن کردیا جائے مگر سعودی عرب میں قیام پذیر ان کے بیٹوں اور بیٹیوں کے شدید اصرار پر صبح دس بجے تک تاخیر کرنا پڑی یہ ان کی نیکی وتقویٰ کا اثر تھا کہ باوجود عام اطلاع نہ ہونے کے کراچی بھر کے علماء کرام ان کے جنازہ میں شریک ہوئے اور ان کے صاحبزادہ مفتی محمد نعیم صاحب نے جنازہ کی نماز پڑھائی اور اس عاشق رسول اور عاشق قرآن کو جامعہ بنوریہ سائٹ کے قبرستان میں سپرد خاک کردیا گیا۔ اس موقع پر جامعہ علوم اسلامیہ، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے خدام نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت بھی کی۔

بحمداللہ! عالمی مجلس ختم نبوت کراچی اور جامعہ علوم اسلامیہ کے وفد کو ان کے جنازہ میں شرکت کا اعزاز نصیب ہوا۔ اس موقع پر جامعہ علوم اسلامیہ، مجلس تحفظ ختم نبوت اور اس کے خدام نے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت کی اور پسماندگان سے دلی ہمدردی اور تعزیت بھی کی۔

☆☆..........☆☆

خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ

علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش

علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں

ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں

یاد رکھئے اولڈ

سنارا جیولرز

صرافہ بازار پیٹھادر کراچی نمبر 2- سیل: 0321-2984249-0323-2371839

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطف روحانی

مولانا محمد احمد پھولپوریؒ

غضب ہے ہم کو اب حاصل نہیں ہے لطف روحانی
بھلا دی آہ! دل سے ہم نے تعلیماتِ قرآنی

وہ قرآں آخری پیغام ہے جو رب عزت کا
مبارک ہو مبارک' قدر اس کی جس نے پہچانی

وہ قرآں جو سراپا نور ہے' رحمت ہے' برکت ہے
پلاتا ہے جو اپنے عاشقوں کو جامِ عرفانی

وہ قرآں جو غذا بھی ہے' دوا بھی ہے' شفا بھی ہے
وہ قرآں جس سے طے ہوتے ہیں سب درجات روحانی

وہ قرآں جس نے کفر و شرک کی جڑ کاٹ کر رکھ دی
مئے توحید کی جس سے ہوئی دنیا میں ارزانی

وہ قرآں آج بھی موجود ہے لیکن مسلمانو!
نہیں باقی رہا کیوں آہ! تم سے ربط پنہانی

خزانہ گھر میں ہے موجود' پھر بھی آہ! مفلس ہیں
بھٹکتے پھر رہے ہیں چار سو اے وائے نادانی

پڑھو قرآں سمجھ کر اور عمل دل سے کرو اس پر
فنا ہو حق کی مرضی میں' بنو محبوب سبحانی

ہوئی ہے صبح صادق سے گریزاں رات کی ظلمت
جہاں خورشید کی کرنوں سے ہو جائے گا نورانی

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعووں پر ایک نظر!

حضرت مولانا عبدالکریم چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا تردید قادیانیت پر مشتمل سندھی رسالہ "باطل نبوت" دارالہدیٰ ٹھیڑی کے جماعتی کارکن جناب محمد امین ولد مولوی غلام رسول چشتی نے شکارپور سے شائع کروایا تھا، اس کا ترجمہ جناب اعجاز احمد سنگھانوی نے کیا ہے جو نذر قارئین ہے:

مولانا محمد عبدالکریم چشتی رحمۃ اللہ علیہ

باطل نبوت

بھارتی پنجاب کے گورداسپور ضلع کے مشہور شہر قادیان کا رہنے والا، باپ دادا کے وقت سے انگریز سرکار کا یار، وفادار اور جاں نثار مرزا غلام احمد قادیانی بھی ایک عجیب وغریب شخصیت کا مالک تھا، اگر اس کی زندگی کے مقصد کا جائزہ لیں اور محاسبہ کریں تو صرف تین باتیں ظاہر ہوتی ہیں:

۱:...... جہاد کے خلاف تبلیغ کر کے مسلمانوں میں سے جذبہ جہاد کی روح کو ختم کرنا۔

۲:...... انگریز سرکار کی حمایت اور طرف داری مذہبی فریضہ کی طرح لازمی قرار دلوانا۔

۳:...... مسلمانوں کو کافر قرار دینا اور ان کی حکومتوں کی سخت مخالفت کرنا۔

بظاہر بے شک مرزاجی نے اسلام اور قرآن پاک کے اصولوں کی تائید کی اور عیسائیت اور آریہ قوم کی تردید کی، کیونکہ ایسا کرنا دعویٰ نبوت کے لئے ضروری تھا، اسی طریقہ سے اس نے مقبولیت حاصل کرنے کی کوشش کی یہ چیز اس کے لئے پیشوائی کا ہتھیار تھی۔

حیرت در حیرت ہے کہ ابتدائی دور سے لے کر آج تک کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو ایک بھی ایسا شخص نظر نہیں آتا، جس نے نبوت اور پیغمبری کا دعویٰ کیا ہو اور دوسری طرف کافر اور بے دین بادشاہ اور منکر حق کی تابعداری اور اطاعت کی ہو اور یہ کہا ہو کہ مجھ پر اس بادشاہ اور اس حکومت کی تابعداری فرض ہے اور بادشاہ اور یہ حکومت وقت خدا تعالیٰ کی رحمت ہے۔ (کفر کی حکومت اور پھر رحمت)

مرزاجی برطانیہ سرکار کی خدمت گزاری اور وفاداری پر فخر کرتا ہے، ملکہ وکٹوریہ اور بادشاہ ایڈورڈ کو اپنا واجب الاطاعت حاکم کہتا ہے اور اس کے وجود نامسعود کو پاک کہتا ہے۔

ایک طرف مرزاجی صاف صاف لفظوں میں صرف ایک کتاب میں نہیں بلکہ متعدد کتابوں میں لکھتا ہے کہ میرا دین اسلام کے سوا کوئی نہیں ہے، میری کتاب خدائی قرآن پاک کے علاوہ کوئی اور نہیں ہے، میرا رسول حضور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے، میں کوئی بھی نئی شریعت لے کر نہیں آیا ہوں اور نہ اس شریعت میں کوئی کمی بیشی کرنا چاہتا ہوں۔

دوسری طرف کہتا ہے کہ دنیا کے سب مسلمان کافر ہیں، مجھے ماننا ان کے اوپر فرض ہے، جب دین، قرآن، رسول اور شریعت وہی ہے کوئی بھی کمی اور اضافہ نہیں ہوا تو اسی دین قرآن اور رسول اور شریعت کو ماننے والے کافر کیونکر ہو سکتے ہیں؟

مرزاجی ماتم کرتے، دکھ کا اظہار کرتے اور تعجب ظاہر کرتے ہوئے مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ آخر تم اور تمہارے علماء نے مجھے کیونکر کافر کہا ہے؟ میں وہ سب کچھ تسلیم کرتا ہوں جو آپ لوگ تسلیم کرتے ہیں، دوسری طرف دلیری اور جرأت کے ساتھ کہتا ہے کہ میرا انکار اور میری نبوت کا انکار کرنے والے سب کافر ہیں، ان کی امامت ناجائز ہے، ان کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے، ان کو رشتہ دینا، رشتہ لینا یا رشتہ داری رکھنا سب حرام ہے۔

اب جبکہ مرزاجی صاف لفظوں میں اوپر والی بات قبول کر چکا ہے کہ میں نے کوئی بھی کمی اور زیادتی نہیں کی ہے، میں ذرہ بھر بھی تبدیلی نہیں کر سکتا تو پھر اس کے پیغمبر بن کر آنے کا کیا نفع یا فائدہ؟ تب پھر اس کی نبوت کی کیا ضرورت؟ اس کی تشریف آوری تو فضول اور عبث کہلائی، اس کا وجود بیکار اور غیر ضروری کہلائے گا؟

مرزاجی کہتے ہیں کہ نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے، مگر حیرت ہے کہ ہمارے آقا و دو جہاں حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چودہ صدیاں گزرنے پر یہ دروازہ صرف مرزاجی پر کھولا گیا، اس سے پہلے کوئی ایک بھی اس کا حق دار نہ بنا؟

مرزاجی کہتے ہیں کہ میری نبوت ظلّی ہے جو کہ مجھے سیدنا و مولانا محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ، سیدالمرسلین علیہ

ترجمہ: اعجاز احمد خان سنگھانوی، ماتلی

الصلوٰۃ والسلام کی کامل اطاعت اور مکمل پیروی سے حاصل ہوئی ہے۔

کتنی عجیب بات ہے کہ ایسی کامل اطاعت اور مکمل پیروی نہ چاروں یاروں یعنی خلفاء راشدینؓ سے ہوسکی، نہ بارہ اماموں ساداتوں سے ہوسکی، نہ چاروں مجتہدین بزرگوں سے ہوسکی اور نہ طریقت اور معرفت کے مشائخوں سے ہوسکی، نہ پہلے زمانہ کے مشہود بالخیر میں نہ ان کے بعد کسی بھی صدی میں، نہ عرب میں نہ عجم، نہ مشرق میں نہ مغرب میں؟! اگر کسی نے یہ پیروی کرکے دکھائی تو وہ صرف مرزاجی نے دکھلائی!!

مرزاجی کہتا ہے کہ میں مستقل اور صاحب شریعت پیغمبر نہیں ہوں، میں کتاب نہیں لایا ہوں، پر میں ظلی، بروزی اور غیر تشریعی نبی اور رسول ہوں، مگر زبان درازی اور جرأت دیکھو کہ مرزاجی کہتا ہے کہ میں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ سب نبیوں اور رسولوں سے اعلیٰ اور افضل ہوں۔

بھلا ظلی، بروزی اور غیر تشریعی پیغمبر کیسے ان پیغمبروں سے بہتر اور افضل ہوگا، جو مستقل نبی اور رسول ہیں جو صاحب کتاب اور صاحب شریعت ہیں۔

عزیز بھائیو! یہ جو کچھ میں نے لکھا ہے، اس کو گویا مرزاجی اور اس کے دعوؤں پر مختصر تبصرہ اور مقدمہ سمجھو۔

اب میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اوپر جو کچھ لکھ چکا ہوں، ان سب باتوں کے متعلق مختصر طور پر مرزاجی کے اقوال اور تصریحات بیان کروں تاکہ اصل حقیقت روشن اور ظاہر ہوجائے اور پڑھنے اور سننے والے فیصلہ کرسکیں کہ مرزاجی کیا تھے۔ نیچے دی گئی عبارتوں اور تصریحات میں نہ صرف آپ کو میری معروضات حقیقت کی صورت میں نظر آئیں گی بلکہ آپ پر یہ بھی روشن و عیاں ہوگا کہ مرزاجی کے سب دعوے لغو، واہیات، بے بنیاد، غلط اور ناقابل توجہ ہیں۔ مرزاجی بقول خود نہ نبی ہے نہ مسلمان، نہ اطاعت کے لائق اور نہ حمایت کا حق دار۔

اقوال وتصریحات

۱:...... میں مسلمان ہوں، ان سب عقیدوں پر ایمان رکھتا ہوں جو اہل سنت کے عقیدے ہیں، میں اسی کلمہ پاک کا قائل ہوں، میں اسی قبلہ کی طرف رخ کرکے نماز پڑھتا ہوں، میں نبوت کا مدعی نہیں ہوں بلکہ نبوت کے دعویدار کو اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(کتاب آسمانی فیصلہ مصنف مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۷)

۲:...... ہم مسلمان ہیں، کلمہ کے قائل ہیں، قرآن شریف کو خدا کی کتاب اور حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول اور خاتم الانبیاء مانتے ہیں، نماز، روزہ کے پابند ہیں، اہل قبلہ ہیں، خداتعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی حرام کی ہوئی کو حرام اور حلال کی ہوئی کو حلال سمجھتے ہیں، شریعت میں نہ کچھ کم کرتے ہیں اور نہ ہی زیادہ۔ (نور الحق، حصہ اول، ص:۵)

۳:...... ہمارا کلمہ یہی ہے، قرآن پاک کو اللہ کی کتاب اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول سمجھتے ہیں اور خاتم الانبیاء مانتے ہیں، ان کے بعد نبوت کے قائل نہیں ہیں۔ آپؐ افضل الرسل اور خاتم النبیین ہیں، راہ ہدایت قرآن اور حدیث میں ہے، ہر بدعت دوزخ میں لے جانے والی ہے، دوزخ اور بہشت اور قیامت کو تسلیم کرتے ہیں۔ (انوار الاسلام، ص:۳۴)

۴:...... ہمارا ایمان ہے کہ اس شریعت میں جو کوئی بھی کمی یا زیادتی کرے گا، وہ بے ایمان اور اسلام سے برگشتہ (بھٹکا ہوا) ہے، میں اپنی جماعت کو نصیحت کرتا ہوں کہ کلمہ پاک پر پورا یقین رکھیں، نماز روزہ کے پابند ہیں۔ (ایام الصلح، ص:۸۶)

۵:...... ہمارا عقیدہ ہے کہ حضرت سیدنا ومولانا محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین اور خیر المرسلین ہیں، جن پر دین کامل ہوگیا اور یہ نعمت اتمام کے درجے کو پہنچی، جن کے وسیلہ سے انسان صراط مستقیم کو اختیار کرکے خداتعالیٰ کی بارگاہ تک پہنچ سکتا ہے۔

(ازالہ اوہام، حصہ اول، ص:۱۳۷)

۶:...... میرا عقیدہ ہے کہ میرا دین اسلام ہے، اس کے علاوہ کوئی دوسرا دین نہیں ہے اور میری کتاب قرآن شریف کے علاوہ کوئی دوسری نہیں ہے، میرا رسول محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کوئی دوسرا نہیں ہے، جو محمد خاتم الانبیاء ہے۔

(انجام آتھم، ص:۱۴۳)

۷:...... میں جناب محمد خاتم الانبیاء کی رسالت کا قائل ہوں، جو شخص ختم نبوت کا منکر ہو اس کو بے دین اور اسلام سے خارج سمجھتا ہوں۔

(تقریر واجب الاعلان، ص:۵)

۸:...... مجھے خدا پاک کی عزت وجلال کی قسم کہ میں مسلمان ہوں اور حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سب رسولوں سے افضل اور خاتم الانبیاء ہیں۔

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

(حمامۃ البشریٰ،ص:۲۸)

۹:...... ہمارا ایمان ہے کہ حضور محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے سردار آقا، خاتم الانبیاء ہیں، ہمارے عقیدے اہل سنت والے ہیں۔

(کتاب البریہ،ص:۸۳)

۱۰:......سچا اور خدائی عقیدہ یہ ہے کہ محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام خدا کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں اور سب سے افضل واعلیٰ ہیں۔(کشتی نوح،ص:۱۵)

یہی الفاظ، عقیدہ اور تشریحات مرزا جی کی نیچے دی گئی کتابوں میں بھی مذکور ہیں: توضیح المرام، آئینہ کمالات اسلام، اتمام الحجہ، کرامات الصادقین، انوارالقرآن، سراج المنیر، اربعین، تریاق القلوب، مواہب الرحمٰن، پیغام امام، حقیقت الوحی، چشمۂ معرفت، ایک غلطی کا ازالہ، اب تصویر کا دوسرا ملاحظہ ہو(انکار سن چکے اب اقرار سنو) مرزا جی کہتے ہیں:

۱:...... نبوت تامہ جو کہ وحی شریعت کی حامل ہوتی ہے، وہ منقطع ہوگئی ہے، لیکن یہ نبوت جس میں صرف مبشرات ہیں، یہ قیامت تک باقی ہے۔

(توضیح المرام،ص:۲۰)

۲:......متابعت نبوی کے کمال سے وحی حاصل کرنے کا دروازہ قیامت تک کھلا ہوا ہے، ایسی وحی جس کا سبب اتباع ہے، چنانچہ وہ بند اور ختم نہیں ہوگا، صرف شریعت والی نبوت مستقل منقطع ہوئی ہے۔

(حکم ربانی،ص:۶)

۳:...... مستقل نبوت حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی اور شریعت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوچکی، کسی پر بھی نبی مطلق کا لفظ نہیں بولا جائے گا، نبی امتی کہہ سکتے ہیں۔(تجلیات الٰہیہ،ص:۹)

۴:...... مستقل نبوت ختم ہے، ظلی نبوت کا دروازہ کھلا ہوا ہے، فیض محمدی سے وحی حاصل کرنا قیامت تک جاری رہے گا۔(حقیقت الوحی،ص:۲۸)

۵:...... مجھے بے شک الہام ہوا ہے کہ میں نبی، رسول اور بھیجا ہوا ہوں، پر حقیقی معنی میں نہیں، بروزی اور ظلی طور پر۔(سراج منیر،ص:۴)

۶:...... میں مستقل طور والا نبی نہیں ہوں اور نہ شریعت لایا ہوں، میں اسی معنی سے نبی اور رسول ہوں کہ میں نے اپنے رسول مقتدا سے باطنی فیض حاصل کرکے اس کے واسطے سے خدا تعالیٰ سے علم اور وحی حاصل کیا ہے، میں غیر تشریعی نبی اور رسول ہوں۔

(ایک غلطی کا ازالہ،ص:۱۷)

۷:...... یہ نکتہ یاد رکھو کہ میں نئی شریعت کے اعتبار سے نہ نبی ہوں، نہ رسول ہوں، میں نبی اور رسول ہوں باعتبار ظلیت کاملہ کے۔(نزول المسیح،ص:۳)

۸:......شریعت والا نبی کوئی بھی نہ ہوگا، بغیر شریعت کے نبی ہوسکتا ہے، پہلے امتی پھر نبی میں بھی امتی ہوں اور نبی ہوں، میری نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض ہے اور ان کا ظل ہے۔

(تجلیات الٰہیہ،ص:۲۸)

عزیز دوستو! مرزا جی کے انکار بھی سن چکے اور اقرار بھی اب ان کی مزید من مستیاں اور بھی سنیں:

۱:...... میں خدا کا رسول ہوں، صاحب شریعت نبی ہوں۔(اربعین،ص:۶)

۲:...... جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے، جس نے فرق کیا اس نے مجھے نہیں پہچانا۔(سیرت الابدال،ص:۷)

۳:......میں نے خواب میں دیکھا کہ میں بعینہ اللہ ہوں، میں نے یقین کیا کہ میں وہی ہوں۔

(آئینہ کمالات اسلام،ص:۵۶۴)

۴:......میں ابوبکر صدیق اور امام حسین سے افضل ہوں۔(دافع البلاء،ص:۱۳)

۵:......خدا کی قسم حسین مجھ سے کسی بھی بات میں بڑھ کر نہیں ہے۔(اعجاز احمدی،ص:۸۰)

۶:...... ہمارے دشمن جنگل کے سور اور ان کی بیویاں کتیوں سے بھی گندی ہیں۔(نجم الہدیٰ،ص:۱۰)

۷:......سب مسلمانوں نے مجھے مانا مگر بدکار اور فاحشہ عورتوں کی اولاد مجھے نہیں مانتی۔

(آئینہ کمالات اسلام،ص:۵۴)

۸: کربلائیست سیر ہر آنم
صد حسین است درگریبانم
(درثمین،ص:۲۸۷)

۹: ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے
(دافع البلاء،ص:۲، حقیقت الوحی،ص:۸۷)

۱۰:......اللہ نے مجھ سے فرمایا تو میری اولاد کی طرح ہے۔(اربعین،ص:۱۹)

آخر میں مسلمانوں کے بارے میں قادیانی گروہ کے فتاویٰ بھی سنو:

۱:...... ہم احمدیوں پر یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور نہ ان کے پیچھے نماز

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار، میٹھادر کراچی
فون:2545573

پڑھیں۔(انوار خلافت ص:۹۰)

۲:..... غیر احمدیوں (مسلمانوں) کا جنازہ پڑھنا جائز نہیں ہے۔(انوار خلافت ص:۹۳)

۳:..... حضرت مسیح موعود کا حکم ہے کہ کوئی بھی احمدی غیر احمدی (مسلمانوں) کو لڑکی ہرگز نہ دے۔ (برکات خلافت ص:۷۵)

مسلمان دوستو! آپ نے اس مضمون میں دیئے گئے حوالہ نمبر ۱ پڑھا: جس میں خود مرزا جی کے لکھے کے مطابق کوئی بھی نبوت کا دعویٰ نہیں کرسکتا، جو مدعی نبوت ہوگا سو کافر اور اسلام سے خارج ہے۔

حوالہ نمبر ۲ بھی آپ نے پڑھا مرزا جی کے دعوے سنے۔

حوالہ نمبر ۳ بھی پڑھا: غلو اور تعدی محسوس کی، جن کے مطابق خود مرزا جی کافر اور اسلام سے خارج ہوئے، ہم مسلمان اس کی پہلی تصریحات کے مطابق بقول اس کے الحمدللہ مسلمان ہیں۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مسئلہ ختم نبوت اور اسلام

ہمارے آقا حضور انور شافع محشر محمد مصطفی سید البشر صلی اللہ علیہ وسلم، رسول اعظم، سید المرسلین، خاتم النبیین اور نبی آخر الزماں ہیں۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نبوت بمعنی ختم زمانی اسلام کے بنیادی اور ضروری عقیدوں میں سے ہے، جس کے لئے دلائل اربعہ: (۱) کتاب اللہ، (۲) اقوال رسول اللہ، (۳) اجماع امت، (۴) قیاس مجتہد، صریح اور واضح دلالت کرتے ہیں، جیسا کہ حضرت سید المفسرین مولانا علامہ سید محمود آلوسی بغدادی تفسیر بے نظیر روح المعانی ج:۷، ص:۶۵ میں فرماتے ہیں:

''وکونہ صلی اللہ علیہ وسلم، خاتم النبیین مما نطقت بہ کتاب اللہ وصدقت بہ السنۃ واجمعت علیہ الامۃ فیکفر مدعی خلافہ''

ترجمہ:''حضور صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں، اس کے لئے اللہ کی کتاب قرآن مجید ناطق ہے۔''

بقول بعض محققین کے قرآن پاک کی ایک سو آیتیں مسئلہ ختم نبوت پر پیش کی جاسکتی ہیں، اور اس کے لئے حدیثیں بھی صاف صاف بیان کررہی ہیں اور اس پر پوری امت اسلامیہ کا اجماع ہے، اس کا منکر کافر ہے، میری دانست اور مطالعہ کے مطابق ایسا کوئی بھی دوسرا عقیدہ نہیں ہے، جس کی بابت ایسی اور اتنی زیادہ اور قوی صحیح حدیثیں آئی ہوں، یقین سے کہتا ہوں کہ ایسی حدیثوں کی تعداد ڈھائی سو تک پہنچے گی اور ان حدیثوں کو صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت نے روایت کیا ہے، اور ان کو محدثین نے حدیث متواتر کہا ہے، جیسا کہ امام الحدیث والتفسیر حافظ ابن کثیر عماد الدین اسماعیل (تفسیر ابن کثیر ج:۸، ص:۸۹) پر لکھتے ہیں:

''وبذالک حدثت الاحادیث المتواترہ عن رسول اللہ من حدیث جماعۃ من الصحابۃ''

صرف جملہ ''لا نبی بعدی'' (میرے بعد کوئی نبی نہیں) بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے جدا جدا موقعوں پر اور جدا جدا ارشادات میں موجود ہے، اسی طرح جدا جدا طریقوں اور سندوں سے جدا جدا صحابہ کرامؓ سے جدا جدا کتابوں میں نقل کئے ہوئے ہیں، اس لئے کہ ختم نبوت ایسا مسئلہ ہے کہ جس کی قوت اور صحت اور اہمیت پر سب مسلمان متفق ہیں، کوئی بھی مسلک یا مذہب اس کے برخلاف نہیں ہے، کسی بھی طریقے یا کسی بھی لفظوں کی اونچ نیچ سے نبوت کے دروازے کو کھولنے کو کسی نے بھی جائز نہیں کہا ہے، مرزا جی نے چالاکی اور کمال عیاری دکھا کر لوگوں کو فریب دینے کے لئے نئی نئی اصطلاحات گھڑ کر بروزی نبوت، ظلی نبوت اور امتی نبوت کے شعبے بنائے، حالانکہ چودہ سو سالوں میں ظلی اور بروزی نبوت پر کسی بھی عالم نے کچھ بھی نہیں لکھا ہے، پھر مرزا جی کی یہ بھی چالاکی اور عیاری ہے کہ ''میں امتی نبی ہوں، اصلی مستقل نبی نہیں ہوں، مجھے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تابعداری اور اطاعت سے نبوت ملی ہے'' مگر کوئی اس سے پوچھے کہ میاں چودہ سو سالوں میں کوئی اور دوسرا بھی امتی نبوت کا دعویدار ہوا ہے اور اس نے دعویٰ کیا ہو کہ مجھے ماننا فرض اور نہ ماننا کفر ہے؟ ایسی بروزی اور ظلی نبوت جس سے امتی نبی بنتے ہیں تمہاری تصریحات کے مطابق حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی کمال تابعداری کے سبب تمہیں ملی ہے، حالانکہ اگر ایسی نبوت کا وجود ہوتا تو ہر حال میں حضرت ابوبکر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ، امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ، حضرت سیدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سب سے زیادہ اس کے حق دار تھے، کیوں ایسی نبوت

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

نبوت کے وارث

خدا یاد آئے جن کو دیکھ کر وہ نور کے پتلے
نبوت کے یہ وارث ہیں یہی ہیں ظلِ رحمانی
یہی ہیں جن کے سونے کو فضیلت ہے عبادت پر
انہیں کے اتقاء پر ناز کرتی ہے مسلمانی
انہیں کی شان کو زیبا نبوت کی وراثت ہے
انہیں کا کام ہے دینی مراسم کی نگہبانی
رہیں دنیا میں اور دنیا سے بالکل بے تعلق ہوں
پھریں دریا میں اور ہرگز نہ کپڑوں کو لگے پانی
اگر خلوت میں بیٹھے ہوں تو جلوت کا مزہ آئے
اور اگر آئیں اپنی جلوت میں تو ساکت ہو سخن دانی

سادات اماموں رحمہم اللہ علیہم اجمعین میں سے کسی کو نہ ملی جن کی کمال ولایت اور کامل قطبیت پر پوری امت کا اتفاق ہے، آخر کیوں؟ ایسی نبوت دنیا اور اسلام کے چاروں جلیل القدر مجتہدین، اماموں اور فقیہوں میں سے کسی کو بھی نہ ملی، جن کی جلالت علمی اور کمالات اخلاقی پر دنیا حیرت زدہ ہے، آخر ایسی نبوت پیران طریقت واصحاب سلاسل اغواث وقت میں سے کسی کو نہ ملی، جن کی صلاحیت اور بزرگی تسلیم شدہ ہے؟

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے متعلق نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیا فرماتے ہیں؟ محدث عبد بن حمید، حافظ ابونعیم، امام طبرانی اور دوسروں نے ابوالدرداء رضی اللہ عنہ اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر خیر الناس ہیں، پر نبی نہیں ہیں۔ (تاریخ الخلفاء امام سیوطی، ص:۳۵)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لئے فرمایا تھا: ”لو کان بعدی نبی لکان عمر“ اگر میرے بعد نبوت ہوتی تو عمر (رضی اللہ عنہ) نبی ہوتے، اس حدیث کو امام طبرانی اور محدث ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔ (تاریخ الخلفاء، امام سیوطی، ص:۸۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد تھا: ” انت منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لیس نبی بعدی “ یعنی تم میرے لئے ایسے ہی ہو جیسے ہارون (علیہ السلام) موسیٰ (علیہ السلام) کے لئے فرق صرف یہ ہے کہ میرے بعد کوئی بھی نبی نہیں ہوگا۔

اس حدیث کو امام بخاری اور امام مسلم نے روایت کیا ہے۔ (مشکوٰۃ شریف کتاب الفتن، ص:۵۶۳)

اس گزارش میں واضح ہوجانے کے بعد اب ہر کوئی سمجھ سکتا ہے کہ نبوت مطلق (ہر قسم کی) ختم ہو چکی ہے، کوئی بھی نیا نبی نہیں آئے گا، گزشتہ چودہ سو سالوں میں اس سے کسی نے بھی انکار نہیں کیا ہے، جس شخص نے بھی خلاف حق پیغمبری کا جھوٹا دعویٰ کیا، اس کو تمام مسلمانوں نے گمراہ، جھوٹا اور اسلام سے خارج سمجھا ہے، خود حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بعد جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور دجال ہے۔ (ب-م)

دعا ہے اللہ پاک اس رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور مجھے حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے غلاموں کی صف میں شامل کرے اور مجھے مدینہ منورہ میں موت نصیب فرمائے اور میرا حشر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کرے:

دہ وفاتم در مدینہ ای خدا
حشر من کن با محمد مصطفیٰ

تتمہ مسئلہ ختم نبوت

ختم نبوت سے متعلق ایک سو آیتوں میں سے صرف ایک ہی آیت کافی ہے، جس میں اللہ پاک، حضور انور محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے فرماتے ہیں: ”ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین“ اور ڈھائی سو حدیثوں میں سے صرف چند حدیثیں ہی کافی ہیں۔

انا خاتم النبیین (ب)، ختم بی الانبیاء وختم بی الرسل (ا-ع)، انه لا نبی بعدی (ا-د-ج)، انا حاشر الذی یحشر الناس علی عقبی وانا الذی لیس بعده نبی (ب-م)، انی آخر الانبیاء (م-ن)، انا خاتم الانبیاء (بزار-د)، اول الانبیاء آدم و آخرهم محمد (ا-ح-ا-ن)، انا محمد و انا احمد والحاشر و الخاتم والعاقب (ط-ح)، انت یا محمد آخر الانبیاء وامتک آخر الامم (ح)، انی عبداللہ وخاتم النبیین (بیہقی، حاکم)۔ واللہ اعلم وعلمه اتم۔

☆☆..........☆☆

مسلم مسجد نور پور کالونی احمد نگر کی واگزاری

(تفصیلی رپورٹ)

مسجد دین اسلام کا شعار اور مسلمانوں کی ہمیشہ سے پہچان رہی ہے اور رہے گی، اسی لئے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا عملی طور پر اہتمام فرمایا کہ ہجرت مدینہ منورہ کے بعد سب سے پہلا اور اہم کارنامہ یہی سرانجام دیا کہ سہل و سہیل نامی دو یتیم بچوں سے زمین خرید فرما کر مسجد نبوی کا سنگ بنیاد رکھا اور مسلمانوں کو بھی مسجد کے فضائل ارشاد فرما کر مساجد بنانے کی تلقین فرمائی۔

الحمدللہ! مسلمان ہر ملک و ہر مقام پر مسجد کی ضرورت محسوس کرتے اور اللہ کی رضا کے لئے تعمیر کرتے ہیں، ایسے ہی احمد نگر ضلع چنیوٹ کے مسلمانوں نے عبادت کی ادائیگی کے لئے نور پور کالونی میں مسلم مسجد کے نام سے مسجد کی بنیاد ڈالی، لیکن قادیانی جو منکرین ختم نبوت ہیں اور مسلمانوں کے کھلے دشمن، ہمیشہ دشمنی اور یہودیانہ حسد کا ثبوت دیتے ہیں، چنانچہ قادیانیوں نے مسلم مسجد گرا کر اپنی تعمیر کھڑی کر دی، اس طرح اسلام اور قادیانیت کا تنازعہ ہوا تو چنیوٹ کی ضلعی انتظامیہ نے مسجد مقفل کر دی جس کا مسلمانوں کو غایت درجہ کا صدمہ پہنچا خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابرین اور کارکنوں کو بہت رنج ہوا۔ مسجد کو بند ہوئے چھ سال کا عرصہ بیت گیا تو اس سلسلہ میں مجلس عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ اور احمد نگر کے جمیع مسلمانان اور مجلس احرار اسلام و دیگر حضرات نے اپنی گوناگوں مصروفیات کے باوجود انتھک سعی بروئے کار لاتے ہوئے درج ذیل خدمات سرانجام دیں:

ملاقات ڈی سی او ضلع چنیوٹ

۲۴ دسمبر ۲۰۰۹ء، بوقت ۱۲ بجے دوپہر ڈی سی او ضلع چنیوٹ جناب رانا محمد طاہر خان صاحب سے ملاقات کے سلسلہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ، قاری شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ تشریف لے گئے اور مذاکرات کئے۔ پھر ۲

مولانا غلام رسول دین پوری

جنوری ۲۰۱۰ء بوقت ۲ بجے سہ پہر دوبارہ جناب ڈی سی او صاحب سے ملاقات کے لئے مولانا غلام مصطفیٰ اور مہر امتیاز احمد لالی گئے اور مذاکرات کئے لیکن ابھی کوئی حتمی فیصلہ نہ ہوا۔

جامع مسجد نور الاسلام میں اجتماعی جمعہ

مسلم مسجد، نور پور کالونی واقع احمد نگر ضلع چنیوٹ کی واگزاری کے سلسلہ میں ضلع چنیوٹ کے تمام علماء کرام کے باہمی مشورہ سے جامع مسجد نور الاسلام گول بازار چناب نگر میں اجتماعی جمعۃ المبارک ادا کرنا طے پایا، جس کے لئے سینکڑوں کی تعداد میں اشتہار چھپوا کر ضلع بھر میں لگائے گئے اور مختلف علاقہ جات مثلاً احمد نگر، شیر آباد، ڈاور، ٹھٹھہ میاں لالہ، جبانہ، چنوٹی والا، چاہ مخدوماں، چناب نگر، چھنی قریشیاں، گھچیاں، کوٹ وساوا، اچھروال، ریاض آباد، ٹھٹھہ چندو، کوٹ قاضی وغیرہ میں مولانا غلام مصطفیٰ نے اپنے رفقاء کے ساتھ دورے کئے اور لوگوں سے ملاقاتیں کیں اور اجتماعی جمعہ کی ادائیگی کی دعوت دی اور ۷ جنوری بروز جمعرات ضلع چنیوٹ کے بڑے بڑے علماء کرام مولانا قاری عبدالحمید حامد (مدیر جامعہ انوار القرآن)، مولانا سیف اللہ خالد (مدیر جامعہ اسلامیہ امدادیہ چنیوٹ)، مولانا قاری محمد یامین گوہر، مولانا عبدالوارث، مولانا محمد حسین شاہ، مولانا مسعود احمد سروری، مولانا قاری محمد ایوب، مولانا محمد ادریس، مولانا محمد ثناء اللہ، مولانا قاری عبدالکریم، سید نور الحسن شاہ، مولانا ملک خلیل احمد وغیرہم سے ملاقاتیں کیں۔ بالآخر ۸ جنوری ۲۰۱۰ء کا جمعۃ المبارک اجتماعی طور پر جامع مسجد نور الاسلام میں ادا کیا گیا۔

پروگرام کا آغاز ساڑھے بارہ بجے سے باقاعدہ ہوا، جس میں ضلع بھر کے مختلف علاقوں سے مسلمانوں نے بھرپور شرکت کی اور مختلف علماء حضرات مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا غلام مرتضیٰ ڈاور، مولانا محمد طارق خان سرحدی، مولانا قاری عبدالحمید حامد، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری شبیر احمد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد صابر صفدر، مولانا ملک خلیل احمد، واجد علی شیرازی، حکیم محمد ابراہیم، قاری محمد ایوب، سید نور الحسن شاہ وغیرہ حضرات کے بیانات ہوئے۔ ابھی پروگرام جاری ہی تھا کہ ڈی سی او ضلع چنیوٹ رانا محمد طاہر کے نمائندہ نے آ کر اعلان کیا کہ جناب ڈی سی او کہتے ہیں کہ آپ کا مطالبہ تسلیم ہے اور وعدہ ہے کہ مسلم مسجد واگزار کر دوں گا۔ یہ اعلان سنتے ہی مسلمانوں نے نعرۂ

تکبیر اللہ اکبر اور تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد کے نعروں سے صدائیں بلند کیں۔

ادائیگی جمعۃ المبارک کے ٹھیک تین روز بعد انتظامیہ سے رابطہ کیا گیا کہ آپ اپنا وعدہ پورا کرتے ہیں تو ٹھیک ورنہ ۱۵ جنوری کا جمعۃ المبارک احتجاجی طور پر پھر اسی طرح احمد نگر میں ہم ادا کریں گے۔

۱۳ جنوری بروز بدھ نئے اشتہارات چھپوا کر پھر انتظامیہ کو مطلع کیا گیا تو ضلعی انتظامیہ نے مسلمانوں کے ولولہ اور جوش کو دیکھ کر رانا ابرار حسین کے ذریعہ پیغام بھیجا کہ ہم وعدہ کرتے ہیں کہ کل ۱۴ جنوری بروز جمعرات مسجد واگزار کر کے آپ کے حوالے کر دیں گے آپ احتجاجی پروگرام ملتوی کر دیں!

چنانچہ آج ۱۴ جنوری بروز جمعرات حسب وعدہ ڈی سی او چنیوٹ رانا محمد طاہر خان نے مسجد واگزار کرنے کا فیصلہ دے کر مطلع کیا۔ ادھر علمائے کرام اور مسلمانوں کا قافلہ زیر قیادت مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت چناب نگر، جامع مسجد بلال احمد نگر میں پہنچا ہوا تھا ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ڈی سی او کا نمائندہ نوٹیفکیشن کی کاپی لے کر مع سرکاری افسران (جس میں ڈی ڈی یو آر چنیوٹ، تحصیل دار چوہدری سرفراز احمد ڈوگر، افتخار بلوچ اور ایس ایچ او چناب نگر تھے) کی بھاری نفری لے کر مسلم مسجد نور پور کالونی احمد نگر پہنچے، ادھر مسجد بلال سے علماء کرام (جس میں مولانا غلام مصطفیٰ، قاری شبیر احمد، مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا قاری عبدالحمید حامد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد امین، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد اعجاز، مولانا الیاس الرحمٰن، قاری محمد رمضان، قاری عبدالرحمٰن پانی پتی، قاری محمد ایوب) اور مسلمانوں کا وفد اور احمد نگر کی انجمن احیاء سنت و انتظامیہ بلال مسجد بھی وہاں پہنچی۔

ٹھیک ۱۲ بجے دن سرکاری افسران نے مسجد کا تالا کھولا اور علماء کرام و جمیع مسلمانان کو مسجد میں داخل ہونے کی اجازت دی، چنانچہ تمام حضرات ختم نبوت کے بینرز اور پرچم لہراتے ہوئے جوش و خروش کے ساتھ مسجد میں داخل ہوئے، چونکہ مسجد عرصہ چھ برس سے بند پڑی تھی، جس کے نتیجے میں خودرو جھاڑیاں، اینٹیں، مٹی کا ڈھیر لگا ہوا تھا سب سے پہلے مسجد کی صفائی کی گئی، پانی کا چھڑکاؤ کیا اور صفیں بچھائی گئیں تپائیاں اور قرآن پاک رکھے گئے اور اسپیکر نصب کیا اور سارا مجمع نہایت اطمینان و سکون سے بیٹھا اور علماء کرام کے مختصر بیانات ہوئے، جس میں تلاوت قرآن پاک وحمد ونعت کے بعد افتتاحی بیان قاری شبیر احمد نے کیا اور ناظم اسٹیج بنے پھر قاری عبدالحمید حامد، مولانا سیف اللہ خالد، مولانا محمد مغیرہ، مولانا محمد امین، حافظ محمد عابد، سید انورالحسن شاہ، قاری محمد ایوب، رانا ابرار حسین محمد حنیف مغل وغیرہم نے یکے بعد دیگرے مختصر بیانات کیے۔

آخر میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا غلام مصطفیٰ نے مفصل گفتگو کی اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے "من لم یشکر الناس لم یشکر اللہ" فرمان نبوی کے تحت ڈی سی او ضلع چنیوٹ رانا محمد طاہر خان کا شکریہ ادا کیا اور یہ عظیم کارنامہ سرانجام دینے پر اسے خراج تحسین پیش کیا۔ اختتامی دعا مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی کے صدر المدرسین مولانا غلام رسول دین پوری نے کی، اس کے بعد نماز ظہر کی (آج) سب سے پہلی اذان بھی مولانا غلام رسول نے کہی پھر باجماعت نماز ظہر ادا کر کے شکرانہ نفل ادا کی گئی اور علماء کرام و مسلمانان ضلع چنیوٹ کا عظیم قافلہ نہایت پرامن طریقے سے خوشی خوشی اپنے گھروں کو روانہ ہوا۔

واپسی پر مولانا غلام مصطفیٰ مبلغ ختم نبوت چناب نگر نے بمع اپنے رفقاء ڈی ایس پی چناب نگر سے ملاقات کی، ان کا اور جمیع انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا۔☆

قادیانی ملک بھر میں اسلامی شعائر کی توہین کر رہے ہیں: مولانا اللہ وسایا کا خطاب

لاہور (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامعہ قاسمیہ شاہدرہ میں منعقد ہوئی۔ جس میں مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن، قاری علیم الدین شاکر، قاری جمیل الرحمٰن اختر، مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور قاری شبیر احمد سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ مقررین نے عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور مرزائیوں کے کفریہ عقائد پر بڑی وضاحت اور تفصیل سے روشنی ڈالی اور مقررین نے اس بات پر سامعین اور حاضرین کو خصوصیت سے توجہ دلائی کہ تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے، قادیانیت نواز! قادیانیوں سے بھی زیادہ خطرناک ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے کہا کہ حکومت قادیانیوں کی اسلام دشمن اور ملک دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیتے ہوئے ان پر کڑی نگاہ رکھے، قادیانی فتنہ، امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور ہے۔ قادیانیوں کی یہ سازش ہے جو وہ پاکستان میں دوسرا اسرائیل بنانا چاہتے ہیں لیکن ہم پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ نہیں بننے دیں گے۔ قادیانی تا حال زخمی سانپ کی طرح انڈر گراؤنڈ اپنی ارتدادی سرگرمیاں جاری رکھے ہوئے ہیں اور وہ کسی بھی ایسے وقت اور موقع کی تلاش میں ہے کہ پاکستان کو اکھنڈ بھارت بنا کر اپنے آنجہانی گرو کی پیشگوئی کو سچ ثابت کر دکھائیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ قادیانیوں کی ہٹ دھرمی کا اندازہ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ آج تک قادیانیوں نے نہ ہی اسمبلی کے فیصلے کو قبول کیا ہے اور نہ ہی امتناع قادیانیت آرڈی نینس پر عمل کر رہے ہیں، جس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ چناب نگر اور ملک کے دیگر شہروں میں قادیانیوں کی عبادت گاہوں کی شکل مسلمانوں کی مساجد کی طرح ہیں، قادیانی ملک بھر میں شعائر اسلامی کی توہین کر رہے ہیں۔ چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری فوری طور پر نوٹس لیتے ہوئے قادیانیوں کو شعائر اسلامی استعمال کرنے پر آئینی اور قانونی کارروائی عمل میں لائیں۔

چیچہ وطنی کی ڈائری

تحاریک ختم نبوت میں اہلیان چیچہ وطنی کا کردار

عبدالعلیم حنفی

اسلامی تحریکوں خصوصاً تحاریک ختم نبوت میں نمایاں کردار کی بدولت چیچہ وطنی کا ایک اہم اور تحریکی، مذہبی شہروں میں شمار ہوتا ہے، یہاں پر معروف مناظر ختم نبوت حضرت مولانا لال حسین اخترؒ کا مرزائیوں کے ساتھ مناظرہ و مباحثہ بھی تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے۔ خانقاہ عزیزیہ چک گیارہ، گیارہ ایل کے بانی اور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری کے خلیفہ مجاز پیر جی عبدالعزیز رائے پوریؒ اور پیر جی عبداللطیف رائے پوریؒ کے روحانی فیضان اور عرفانی توجہات نے تحریک ختم نبوت کو چار چاند لگائے۔ دونوں بزرگ حضرات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سرپرست تھے، حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ کے حکم کی تعمیل میں کئی مبلغین، جماعت کا سالانہ حساب چیک کروانے اور مستقبل کے منصوبوں کی اجازت کے حصول کے لئے خانقاہ عزیزیہ کا سفر کرکے پیر جی عبدالعزیز رائے پوریؒ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے رہے، حضرت مولانا مفتی محمد عبدالستارؒ (خیر المدارس ملتان) اور حضرت پیر جی نے کئی برسوں تک مرکز ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں عیدالفطر کی نماز ادا کرنے کو اپنے معمولات میں شامل کیا ہوا تھا، ان حضرات کے علاوہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے جانباز مبلغ حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ عرصہ بعید تک جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں بحیثیت خطیب کے فرائض سرانجام دیتے رہے، جامع مسجد کے کارنر صحن میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ذیلی دفتر بھی قائم کیا، علاقہ کے مسلمان میانویؒ صاحب کو ''بلبل احرار'' کے لقب سے یاد کرتے تھے۔ عیدالاضحیٰ کے موقع پر جامع مسجد کے مین گیٹ کے ساتھ قربانی کی کھالوں کو جمع کرنے کا کیمپ بھی اپنے ہاتھوں سے لگایا کرتے تھے، یوں جامع مسجد بازار میں قربانی کی کھالوں کو جمع کرنے کا سب سے پہلا اور قدیمی کیمپ آج بھی ان کے لئے صدقہ جاریہ اور ان کے مذہبی و تحریکی جذبات کی یاد تازہ کررہا ہوتا ہے۔

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے تربیت یافتہ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ کے فیض یافتہ تھے۔ قیام پاکستان کے بعد اکابرین احرار نے مجلس احرار اسلام کا سیاسی وجود ختم کرکے جب مجلس تحفظ ختم نبوت کی داغ بیل ڈالی تو آپ نے مجلس میں شمولیت اختیار کرکے فتنہ قادیانیت کا جرأت مندی کے ساتھ تعاقب کیا، جامع مسجد بلاک ۱۲ میں خطیب ہونے کے ناطے آپ نے چیچہ وطنی شہر میں تحریک ختم نبوت میں بھرپور کردار ادا کیا۔ آپ کی اس تحریکی جدوجہد پر بلدیہ والوں نے جامع مسجد کی مغربی سائیڈ میں واقع کمبوہ چوک کا نام تبدیل کرکے چوک کو سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے نام سے منسوب کردیا، کچھ عرصہ قبل عاقبت نااندیش عناصر نے چوک کے نام پر شب خون مارنے کی لاحاصل کوشش کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد ارشاد خطیب جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال اور قاری محمد اصغر عثمانی نے بروقت مداخلت کرکے تحصیل ناظم چوہدری محمد طفیل سے توثیق کا باقاعدہ نوٹیفیکیشن جاری کروایا، وہاں پُروقار تقریب کا اہتمام کرکے تحصیل ناظم سے باقاعدہ طور پر نصب کی گئی تختی کی نقاب کشائی کروائی۔

حضرت مولانا عبدالرحمن میانویؒ اپنی حیات مستعار میں تحریک ختم نبوت کے حوالے سے منعقد ہونے والے جلسے، جلوسوں اور احتجاجی مظاہروں کی قیادت کرتے رہے، آپ کی زندگی کے آخری ایام اور رحلت کے بعد مولانا منظور احمد حجازیؒ، مولانا زرین خانؒ، مولانا عبدالخالق رحمانی اور دیگر مبلغین ختم نبوت مختلف اوقات میں جامع مسجد کی مسند خطابت پر جلوہ افروز ہوتے رہے، لیکن سچ تو یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد پیدا ہونے والا خلا آج تک پُر نہیں ہوسکا۔

ان تمام حضرات کے بعد شہر میں نوجوان مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی متحرک وفعال کردار کے حامل نظر آتے ہیں، چیچہ وطنی اور ہڑپہ اسٹیشن کے وسط میں چک چھ گیارہ ایل بااثر قادیانیوں کا گڑھ سمجھا جاتا تھا، موصوف نے متذکرہ گاؤں کو اپنا تبلیغی ٹارگٹ بناکر متعدد بار وہاں قادیانیت

کثیر پمفلٹ تقسیم کیے۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے ایک دن لٹریچر کی تقسیم کا عمل جاری رکھا ہوا تھا کہ اچانک درندہ صفت قادیانی نوجوانوں نے آپ پر قاتلانہ حملہ کر دیا۔ مولانا زخمی حالت میں معجزاتی طور پر بچ نکلنے میں کامیاب ہو گئے، تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور مجلس احرار اسلام کے ذمہ داروں نے باہمی مشاورت سے مذکورہ گاؤں میں ایک بہت بڑے احتجاجی جلسے کا پروگرام ترتیب دیا، اس پروگرام میں شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ تشریف لائے تھے، اس جلسے کی وجہ سے وہاں کے مسلمانوں میں شعور اور قادیانیت کے تعاقب کے حوالہ سے جرأت مندی اور بیداری پیدا ہوئی۔ مولانا عبدالحکیم نعمانی نے قاری محمد سعید کی سرپرستی میں چک ۵۵/۱۲۔ ایل رزی میں بھی قادیانیوں کی غیر آئینی تبلیغی سرگرمیوں کے جواب میں متعدد بار جلسوں کا اہتمام کیا، اس طرح چک ۳۰۔۱۱/ ایل میں جو قادیانیوں کا گڑھ ہے بارہا جمعۃ المبارک کے مواقع پر تردید قادیانیت کے عنوان سے مدلل بیان کیا۔ علاوہ ازیں جب چک ۷/۱۲۔ ایل قبراں والی میں قادیانی شرپسندوں نے قادیانی عقائد پر مشتمل کتابوں کی تقسیم شروع کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد، قاری محمد زاہد اقبال، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد اصغر عثمانی اور جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان اور مولانا عبدالباقی نے مشترکہ طور پر قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کروانے کے لئے ایک بڑے احتجاجی جلسے کا نظم ترتیب دیا جو کہ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اور پولیس انتظامیہ مسلمانوں کے جائز دینی مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئی، یوں قادیانیوں کے خلاف مقدمات درج کر کے انہیں جیل بھیج دیا گیا۔ قادیانی ملزمان الیاس، منظور اور غفار نے ضمانتوں کے لئے عدالت سے رجوع کیا، پیشی کے موقع پر احاطہ عدالت کھچا کھچ بھرا ہوا ہوتا تھا، اور کمرہ عدالت کے باہر بھی بڑی تعداد میں کارکنان ختم نبوت موجود رہتے تھے، وہ منظر قابل دید تھا کہ جب فاضل جج نے تینوں قادیانی ملزمان کی ضمانتیں کینسل کیں تو پورا کچہری زون تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد اور مرزائیت مردہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھا۔

اس واقعہ کے بعد قادیانیوں نے چک سولہ بارہ ایل نزد کسووال کے مسلم قبرستان میں ایوب نامی قادیانی مردہ کو دفن کر کے مسلمانوں کے جذبات مشتعل کئے اور ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' کی کھلم کھلا خلاف ورزی کی تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی میزبانی میں کل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم سے مقامی سطح پر تحریک کا آغاز کیا گیا، تمام دینی و سیاسی جماعتوں نے باہمی تعاون سے کسووال شہر میں بہت بڑا احتجاجی مظاہرہ کیا، پرامن احتجاجی جلوس کے بعد پولیس انتظامیہ مسلم قبرستان سے قادیانی مردے کے انخلاء و اخراج کا فیصلہ کر چکی تھی کہ اس مرتد مردہ کے ورثاء نے انتظامیہ کو اطلاع دے کر از خود مردہ نکالنے کا بندوبست کیا۔ اللہ تعالیٰ نے دفاع ختم نبوت کے مقدس مشن کی بدولت مسلمانوں کو فتح نصیب فرمائی اور اس مرتبہ بھی قادیانیوں کو مرزا قادیانی کی طرح ذلت اٹھانا پڑی، اس کے علاوہ پرویز مشرف کی آمرانہ حکومت کے ابتدائی ایام میں ووٹرلسٹوں سے عقیدۂ ختم نبوت کا حلف نامہ ختم کیا گیا، تو پورے ملک کی طرح چیچہ وطنی کے شہریوں نے بھی بھرپور کردار ادا کیا اور مختلف مقامات پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اجلاس بھی منعقد کروائے، اسی طرح پرویزی دور حکومت میں مشین ریڈایبل پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو حذف کیا گیا، تو شہر میں نکالے گئے تمام احتجاجی جلوسوں کی قیادت و میزبانی کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں شیخ الحدیث مولانا محمد ارشاد، قاری زاہد اقبال، مولانا محمد نذیر، مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری محمد اصغر عثمانی اور جمعیت علماء اسلام کے مفتی محمد عثمان، مولانا عبدالباقی اور عبدالعلیم حنفی کے علاوہ متعدد کارکنوں نے سرانجام دیئے۔ اس ضمن میں سب سے پہلا پروگرام عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے پریس کلب کی عمارت میں منعقد ہوا تھا، کچھ عرصہ قادیانیوں کی طرف سے خاموشی کے بعد مشتاق قادیانی ساکن ایل۔۱۲/۳۹ جشن صد سالہ کی تقریب کا انعقاد کر کے غیر قانونی طور پر قادیانی کفریہ عقائد کا سر عام پرچار کر رہا تھا کہ مولانا عبدالحکیم نعمانی کی اطلاع پر پولیس حکام نے جرم کا ارتکاب کرتے ہوئے رنگے ہاتھوں پکڑ لیا، گرفتاری کے بعد ایف آئی آر درج کی اور قادیانی مجرم مشتاق کو سینٹرل جیل ساہیوال بھیج دیا گیا، چیچہ وطنی اور قرب و جوار کے علاقوں میں تحفظ ختم نبوت کے مشن کو اجاگر کرنے کے لئے ہر سال جامع مسجد بلاک نمبر ۱۲ میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا بھی اہتمام کیا جاتا ہے۔ جامع مسجد رحیمیہ ریلوے روڈ چیچہ وطنی میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ذیلی دفتر موجود ہے، جہاں سے ساہیوال، عارف والا، پاکپتن اور بیشتر علاقوں میں تحریک ختم نبوت کے جماعتی و تبلیغی کاموں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ سب کو شہدائے ختم نبوت کے پاکیزہ خون سے وفاداری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ☆☆

خبروں پر ایک نظر

قادیانیوں سے دوستی اسلام سے غداری کے مترادف ہے: مولانا اللہ وسایا

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد بلال امام غزالی روڈ کھمن پورہ چاہ میراں لاہور میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا مفتی محمد حسن، مولانا ڈاکٹر شاہد اویس، مولانا عتیق الرحمن راشدی، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا محمد قاسم گجر، قاری محمد یاسق سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ ختم نبوت کا عقیدہ اسلام کی روح ہے، پورے اسلام کی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت پر استوار ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت ایمان کی جان ہے۔ مولانا نے اپنے بیان میں مزید کہا کہ قادیانی فتنہ امت مسلمہ کے لئے ایک ناسور ہے، قادیانیوں اور ان کی مصنوعات کا بائیکاٹ کرنا تمام مسلمانوں پر از حد ضروری ہے، قادیانی اگر چاند پر بھی چلے جائیں تو وہاں جاکر بھی ان کا تعاقب کیا جائے گا۔ قادیانیوں سے یارانہ اور دوستی اسلام سے غداری کے مترادف ہے۔ کانفرنس میں مولانا مفتی محمد حسن نے بیان کرتے ہوئے کہا کہ جیسے آج دنیا میں سونا، چاندی اور مال کے ڈاکو موجود ہیں، اسی طرح ایمان پر ڈاکا ڈالنے والے بھی موجود ہیں، ان ڈاکوؤں میں سے قادیانی ہیں جو ہر وقت امت مسلمہ کے ایمانوں پر ڈاکہ ڈالنے میں مصروف ہیں، ان سے بچنا اور دوسرے مسلمانوں کو ان سے بچانا یہ ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامعۃ الاظہر بادامی باغ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں مولانا اللہ وسایا، مفتی محمد حسن، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا زبیر احمد شاہ نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ قادیانیوں کا ہرصورت میں تعاقب کیا جائے گا اور مسلمانوں کو ان کے عقائد اور نظریات سے آگاہ کیا جائے گا۔ قادیانیت کسی مذہب اور عقیدے کا نام نہیں، یہ ایک سازشی ٹولہ ہے جو ہروقت اسلام اور وطن پاکستان کے خلاف سازش کرتا رہتا ہے، قادیانیت حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دشمنی اور بغاوت کا نام ہے، قادیانیوں اور قادیانیت نوازوں کا بائیکاٹ کرنا چاہئے، سانپ اور بچھو سے صلح ہوسکتی ہے لیکن غداران ختم نبوت قادیانیوں سے صلح نہیں ہوسکتی۔ مولانا اللہ وسایا نے حکومت سے مطالبہ کیا کہ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے فوراً ہٹایا جائے۔

سہ روزہ رد قادیانیت کورس لاہور

لاہور (رپورٹ: مولانا عبدالنعیم) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سہ روزہ رد قادیانیت کورس منعقدہ آسٹریلیا مسجد اختتام پذیر ہوگیا۔ تفصیلات کے مطابق رد قادیانیت کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا کے لیکچرز ہوئے، پہلے دن عقیدہ تحفظ ختم نبوت کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالی گئی دوسرے دن حیات عیسیٰ پر تفصیلاً بیان ہوا اور تیسرے دن کذبات مرزا پر مدلل خطاب ہوا۔ کورس میں ممتاز عالم دین مولانا نعیم الدین، مولانا زاہدالراشدی اور مولانا مفتی محمد حسن امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے بھی لیکچرز ہوئے۔ کورس کی اختتامی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مفتی محمد حسن صاحب نے کہا کہ قادیانی دوستی کے بہانے بناکر مسلمانوں کا ایمان لوٹتے ہیں، ان سے بچنا چاہئے، تمام فتنوں سے خطرناک فتنہ یہ قادیانیت کا فتنہ ہے۔ مولانا زاہد الراشدی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عام طور پر قادیانیوں کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ ان کو حقوق نہیں دیئے جاتے جھگڑا حقوق کا نہیں بلکہ ٹائٹل کا ہے، قادیانی اسلام کے نام پر حقوق حاصل کرنا چاہتے ہیں، ہم ایسا ہرگز نہیں ہونے دیں گے، قادیانیوں نے اپنے آپ کو کافر تسلیم ہی نہیں کیا، اگر آج بھی قادیانی اپنے آپ کو کافر تسلیم کرلیں جیسے دیگر اقلیتوں کے حقوق کا خیال کرتے ہیں ہم ان کے حقوق کا بھی خیال کریں گے، کورس میں ۴۴۵ طلبا نے شرکت کی۔ کورس میں میاں عبدالرحمن، قاری جمیل الرحمن اختر، مولانا ملک عبدالرؤف، مولانا محمد یوسف خان، مولانا عبدالرؤف فاروقی، مولانا قاری محمد سلیم، مولانا عزیزالرحمن ثانی، مولانا ضیاء الحسن شاہ، مولانا عبدالشکور حقانی، مولانا انعام الحق، قاری نذیر احمد اور مولانا شفیق الرحمن سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ کورس کا اختتامی سیشن قابل دید تھا ۴۴۵ طلبا کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے باقاعدہ طور پر اسناد اور منتخب کتب کے سیٹ دیئے گئے، اختتامی دعا مولانا محمد یوسف خان صاحب نے کرائی۔

سالانہ ختم نبوت کانفرنس نشاط کالونی لاہور کینٹ

لاہور (نامہ نگار) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام سالانہ ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد ربانی نشاط کالونی لاہور کینٹ میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا نے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا، جو آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ

کرے، شریعت اس کو کافر کہتی ہے، قادیانی ختم نبوت کے منکر اور اسلام کے ڈاکو ہیں ہر ایک سے صلح ہوسکتی ہے لیکن گستاخان رسول قادیانیوں سے صلح نہیں ہوسکتی، ہر قادیانی توہین رسالت کا مرتکب ہے، کیونکہ مرزا قادیانی کہتا ہے کہ میں محمد رسول اللہ ہوں اور ہر قادیانی مرزے کو نبی اور رسول تسلیم کرتا ہے، قادیانی جماعت سکڑ رہی ہے، علماء حق ان کا ہر جگہ تعاقب کرکے اسے بھگا رہے ہیں۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جمعیت علماء اسلام کے مرکزی راہنما مولانا امجد خان نے کہا کہ قادیانی ملکی استحکام اور سلامتی کے خلاف سازشیں کررہے ہیں، حکمران امریکی تعمیل پر کلیدی عہدوں پر قادیانیوں کو مسلط کررہے ہیں، ملک میں مختلف واقعات وحادثات کی آڑ میں قانون توہین رسالت ختم کرنا چاہتے ہیں، اگر حکمرانوں نے بیرونی آقاؤں کے ایماء پر ۲۹۵-سی ناموس رسالت ایکٹ اور قانون تحفظ ختم نبوت میں ترمیم کی کوشش کی تو مسلمان اس کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے کہا کہ کفار نے پھر خاکے شائع کرکے مسلمانوں کی غیرت ایمان کو للکارا ہے، ان گستاخان رسول کو کیفر کردار تک پہنچا کر دم لیں گے۔ مولانا ثانی نے تمام حاضرین سے وعدہ لیا کہ مرزائیوں کی مصنوعات شیزان کا بائیکاٹ کریں گے، کیونکہ شیزان کی کمائی میں سے رقم کا خطیر حصہ مسلمانوں کو مرتد بنانے میں لگتا ہے، تمام مسلمانوں نے ہاتھ اٹھا کر کہا کہ ہم شیزان اور دیگر تمام قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کریں گے۔ کانفرنس میں سید سلمان گیلانی نے نعت ونظم پیش کی۔ کانفرنس میں مولانا مشتاق احمد، پیر رضوان نفیس، مولانا محبوب الحسن، مولانا عبدالنعیم سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس کا اختتام مولانا اللہ وسایا کی دعا پر ہوا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر انتظام عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ٹاؤن شپ میں

قادیانیت اکابر علماء کرام ودانشوروں کی نظر میں!

☆......فتنہ قادیانیت کے استیصال کے لئے اتنا لکھو، اتنا طبع کراؤ اور اتنا تقسیم کرو کہ ہر مسلمان جب سوکر اٹھے تو اس کے سرہانے ردقادیانیت کی کتاب موجود ہو۔ (مولانا محمد علی مونگیریؒ)

☆......جہاں تک مرزا قادیانی کا تعلق ہے، اس کو ایک بار نہیں ہزار بار دجال کہیں گے۔ (مولانا ظفر علی خانؒ)

☆......قادیانی زہر کا پیالہ پی سکتے ہیں، میرے سامنے مرزا غلام احمد کو شریف انسان ثابت نہیں کرسکتے۔ (مناظر اسلام مولانا لال حسین اخترؒ)

☆......مرزا قادیانی کی شخصی زندگی ایسی ہے کہ اس کا ذکر کرنا بھی باعث شرم ہے۔ (محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ)

☆......قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں۔ (علامہ اقبالؒ)

☆......قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے۔ (علامہ اقبالؒ)

☆......اگر آپ قیامت کے دن محمد عربی ﷺ کی شفاعت چاہتے ہیں اور آپ ﷺ کے جھنڈے کے نیچے جگہ چاہتے ہیں تو آپ کو ختم نبوت کا کام کرنا پڑے گا۔ (شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)

☆......قادیانی مرتد اور منافق ہیں، مسلمانوں کے بائیکاٹ کے سبب ان کو مظلوم سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ (علامہ احمد رضا خان بریلوی)

☆......قادیانی مرزائیت کی جائے پیدائش، چناب نگر اعصابی مرکز، تل ابیب تربیتی کیمپ، لندن پناہ گاہ، ماسکو استاد اور واشنگٹن اس کا بینک ہے۔ (شورش کاشمیریؒ)

☆......اگر ہم انگریزی حکومت کو کمزور کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جماعت احمدیہ کو کمزور کیا جائے۔ (پنڈت جواہر لعل نہرو)

☆......قادیانیوں کے خلاف پوری قوت سے کارروائی کرنے کی ضرورت ہے۔ (سابق وزیراعظم محمد خان جونیجو)

انتخاب: محمد شعیب، کراچی

منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن ثانی، سید سلمان گیلانی سمیت متعدد علماء کرام نے شرکت کی۔ مقررین نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اسرائیل اور مرزائیل دونوں کو اپنے عزائم میں کامیاب نہیں ہونے دیں گے، قادیانیوں کا ہر سطح پر بائیکاٹ کرنا چاہئے، مرزا قادیانی نے اپنے آقا کے اشارہ پر مسلمانوں میں جذبہ جہاد ختم کرنے کی کوشش کی، حکومت قادیانیوں کے اقلیتوں کی فہرست میں نام درج کرانے کو یقینی بنائے، قادیانی سازش کے تحت آئین کو ختم کرا کر خود کو پھر سے مسلمان تسلیم کرانا چاہتے ہیں، لیکن جب تک ایک بھی عاشق رسول زندہ ہے قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں شامل نہیں ہونے دیں گے۔ علماکرام نے کہا کہ حکمرانوں نے اسلام، مسلمانوں اور پاکستان کے خلاف قادیانیوں کی سازشوں سے آنکھیں بند کررکھی ہیں بلکہ حکمران قادیانیوں کی سرپرستی کررہے ہیں، علماء کرام نے مزید کہا کہ پوری مسلمان قوم کو اور بالخصوص حکمرانوں کو اس بات پر آگاہ اور خبردار رہنا چاہئے کہ قادیانی اسلام مسلمان اور پاکستان کے لئے یہود وہنود سے کم خطرناک نہیں ہیں۔ ☆☆

حلقہ فیڈرل بی ایریا میں تربیتی نشست اور مشاورت

کراچی.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے امیر حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری کی زیر صدارت ۱۵ جنوری ۲۰۱۰ء بروز جمعہ بعد نماز عشا جامع مسجد قبا بندھانی کالونی میں حلقہ فیڈرل بی ایریا کے علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت کے لئے ایک تربیتی نشست کا اہتمام کیا گیا قاری عبدالباسط کی تلاوت کلام پاک کے بعد مولانا قاضی احسان احمد نے اس تربیتی نشست کی غرض وغایت بیان کی اور چند تجاویز پیش کیں:

۱:...... حلقہ نارتھ کراچی اور عزیز آباد کا مشترکہ ماہانہ ایک اجلاس نارتھ کراچی میں اور دوسرا اجلاس فیڈرل بی ایریا میں منعقد کیا جائے۔

۲:...... چند احباب دونوں حلقوں سے متعین کرلئے جائیں جو دعوت نامہ، ملاقات اور رابطہ کا کام کریں۔

۳:...... ربیع الاول میں نارتھ کراچی کے پروگرام کو حتمی شکل دی جائے تاکہ تیاری کی جائے۔

۴:...... تمام عہدے ائمہ کرام اور مہتمم حضرات کو دیئے جائیں۔

۵:...... تمام ائمہ مساجد ہر طبقہ میں سے تین تین افراد تیار کریں اور حلقہ کے اعتبار سے ماہانہ تربیتی پروگرام رکھیں۔

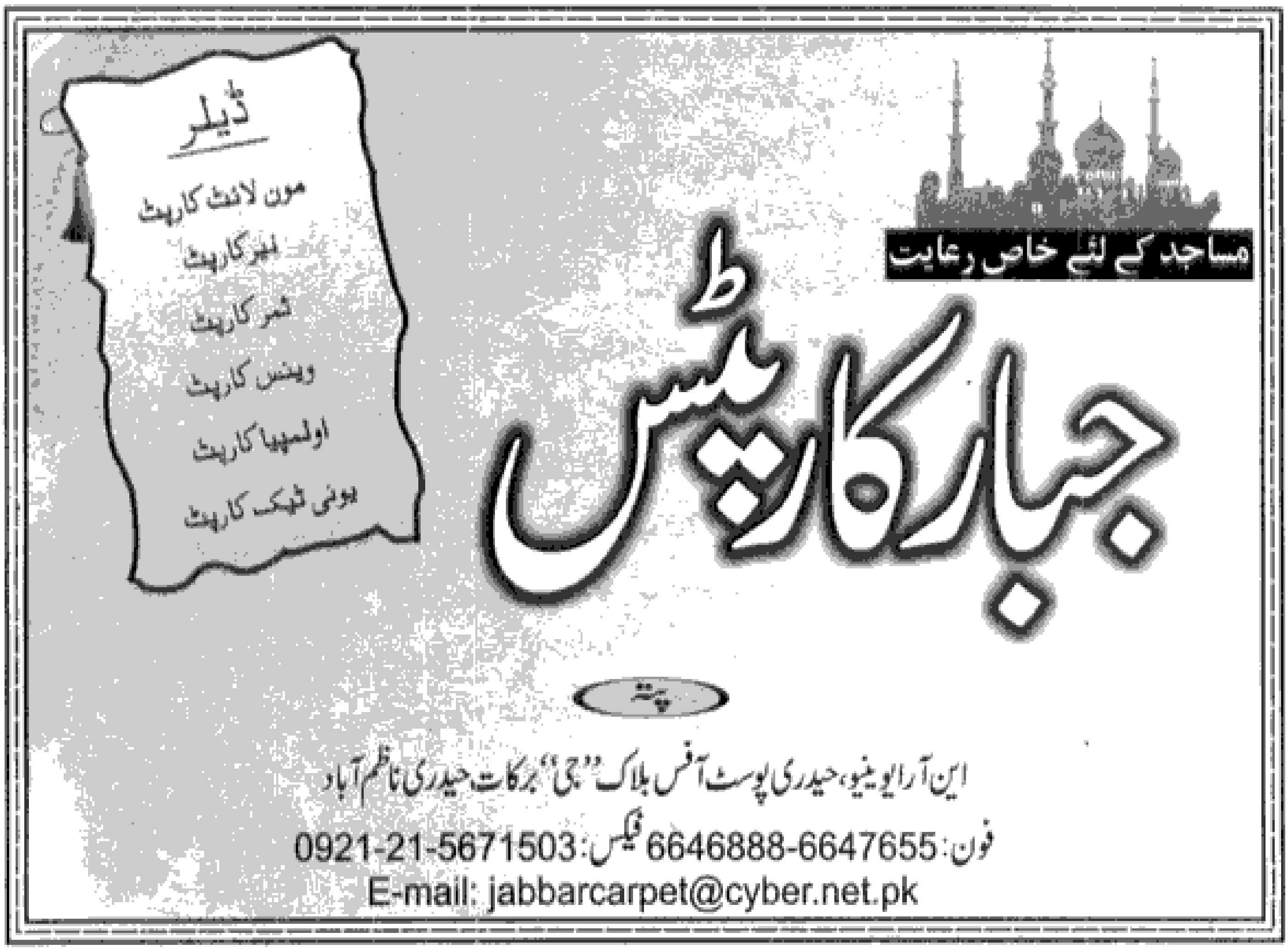

۶۔۔۔۔۔ اپنے علاقہ کے اسکول اور کالج کے طلباء میں رابطہ کر کے ختم نبوت کا پیغام عام کیا جائے۔ پروگرام میں علماء کرام نے اس سلسلہ میں اپنی قیمتی آرا بیان فرمائیں، استاد الحدیث مولانا یٰسین صاحب نے فرمایا کہ ہماری کسی پروگرام میں شرکت نہیں ہوئی، اجلاس میں جو باتیں طے ہوں ان کو لے کر چلیں تو انشاء اللہ بہت فائدہ ہوگا۔ سیّد مفتی اکرام الرحمٰن نے کہا کہ تمام حضرات سے گزارش کی جائے کہ اپنی شرکت کو یقینی بنائیں یہ ایک اہم عقیدہ کا تحفظ ہے اس بات کو ائمہ کرام اور علماء عظام بھی سمجھیں۔ دوسری بات یہ کہ آئندہ اجلاس میں علماء کرام اس کام کے متعلق تجاویز سوچ کر تشریف لائیں اور اپنی مصروفیات سے وقت ضرور نکالیں۔ متولی مسجد یعقوب صاحب نے کام کی ابتداء پر خوشی کا اظہار کیا، ان کی رائے یہ تھی کہ اس کو سنجیدگی سے چلایا جائے اور اتنا کیا جائے کہ آسانی کے ساتھ ہو جائے۔ سیّد عالم نے کہا کہ ائمہ حضرات اپنی اپنی مساجد میں اس کا اہتمام کریں جبکہ مفتی معظم الحق نے کہا کہ اس پروگرام کی مقبولیت کے لئے نماز اور دعاؤں کا بھی التزام کیا جائے۔ قاری عبدالعزیز نے کہا کہ مرد حضرات کی طرح خواتین پر بھی محنت کی جائے۔ آخر میں حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے اجلاس سے خطاب کیا اور فرمایا کہ ہر آدمی اپنے شعبہ کا ذمہ دار ہے، اسی طرح تحفظ ختم نبوت بھی سب کی ذمہ داری ہے۔ اللہ رب العزت نے انبیاء کرام علیہم السلام کو امت کی رہنمائی کے لئے بھیجا اور ہر نبی نے اپنے بعد آنے والے نبی کی خبر دی کہ میرے بعد ایک نبی آئے گا۔ اس کی اتباع کرنا، کسی نے بھی ختم نبوت کا ذکر نہیں فرمایا، آخر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپؐ نے اعلان فرمایا کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا، جو یہ دعویٰ کرے گا، وہ جھوٹا اور کذاب ہوگا۔ جھوٹے مدعی نبوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے سرکوبی فرمائی اور سب سے پہلے امت کا اجماع جھوٹے مدعی نبوت کے خلاف ہوا، اب ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ختم نبوت کی حفاظت کریں۔ ہماری غفلت وسستی اور غلط فہمی کے سبب آج یہ فتنہ باوجود حضرات اکابرین کی قربانیوں کے دوبارہ سر اٹھا رہا ہے۔ اجلاس میں ان علماء کرام نے شرکت فرمائی: مولانا محمد یٰسین، مولانا محمد احمد مدنی، مولانا مفتی سیّد اکرام الرحمٰن، مولانا مفتی عبدالمتین، مولانا مفتی معظم الحق، مولانا ابوبکر، مولانا سیّد عالم، مولانا محمد فاروق، مولانا فضل سبحان، مولانا محمد سلیم، مولانا عبدالوہاب، مولانا عبدالجبار، مولانا محمود الحسن زبیری، مولانا مفتی محمد احمد، مولانا مفتی ریاض احمد خان، مولانا محمد جاوید جعفرانی، قاری محمد طاہر، قاری محمد اختر۔ دوست و احباب: سیّد عرفان علی، فیصل محمود، محمد طیب، حافظ خلیل، حافظ عبدالباسط، حافظ محمد یوسف۔ آخر میں مولانا شاہ زمان مدظلہ کی دعا پر یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔

حاجی عبدالحی انصاری کو صدمہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کی صوبائی مجلس عاملہ کے رکن حاجی عبدالحی انصاری کے بھتیجے، مجلس کے فعال کارکن سہیل عمران کے کزن، حاجی عبدالسلام کے صاحبزادے حاجی عبدالرحمٰن اغوا برائے تاوان کی کوشش میں ملزموں کی فائرنگ سے جاں بحق ہوگئے ہیں، علاوہ ازیں حاجی عبدالحی انصاری کے بھائی، عبدالستار کے صاحبزادے امتیاز احمد قضائے الٰہی سے انتقال کر گئے، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے راہنماؤں نے ان کی وفات پر تعزیت کی تمام اہل اسلام بالخصوص مجلس تحفظ ختم نبوت سے وابستہ علماء کرام اور کارکنوں سے درخواست ہے کہ مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

تاتاریوں کا قبول اسلام

مفکر اسلام حضرت مولانا سیّد ابوالحسن علی ندویؒ ایک جگہ لکھتے ہیں: چھٹی صدی ہجری میں تاتاریوں کے دبدبہ کا یہ حال تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سب کچھ ممکن ہوسکتا ہے مگر یہ نہیں ہوسکتا کہ تاتاری شکست کھا جائیں، مگر مولانا جمال الدین کے ایک فقرہ نے ان کی دنیا بدل دی، ان دنوں دارالخلافہ بغداد تھا، تغلق تیمور کی ابھی تاج پوشی نہیں ہوئی تھی، ان دنوں لوگوں کا خیال تھا کہ اگر شکارگاہ کے حدود میں کوئی ایرانی داخل ہو جائے تو اسے بدشگونی پر محمول کیا جاتا تھا کہ شکار نہیں ہوگا، ایک دن مولانا جمال الدین جو ایرانی تھے، لاعلمی میں حدود کے اندر آ گئے، لوگ انہیں پکڑ کر شہزادہ کے پاس لے گئے، شہزادہ مولانا جمال الدین پر بہت غصہ ہوا اور انہیں قتل کرنے کا حکم صادر کرنے سے پہلے غصہ میں ان سے پوچھا: ''بتاؤ یہ کتا بہتر ہے کہ تم؟'' مولانا جمال الدین نے کہا: حضور! اس بات کا فیصلہ ابھی نہیں ہوسکتا، اگر میرا خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے تو میں بہتر ورنہ یہ کتا بہتر، یہ سن کر شہزادہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا، اس نے کہا: ''جاؤ تمہیں معاف کر دیا، کبھی کوئی ضرورت پڑے تو آنا۔'' مولانا جمال الدین ایران واپس چلے گئے اور اپنے لڑکے کو سارا ماجرا سنایا ان کے انتقال کے بعد ان کے لڑکے بغداد آئے، تب تک شہزادہ کی تاج پوشی ہو چکی تھی، مولانا جمال الدین کے لڑکے نے شہر کے باہر محل کے قریب قیام کیا انہیں اپنے والد کا یہ پیغام شہزادہ کو پہنچانا تھا کہ ان کا یعنی مولانا جمال الدین کا خاتمہ ایمان پر ہوا۔ مولانا جمال الدین کے لڑکے وہاں نماز کے وقت اذان دیتے، نماز پڑھتے اور پڑے رہے، ایک دن صبح کی اذان سے بادشاہ کی نیند میں خلل پیدا ہوا، اس نے انہیں بلوایا۔ مولانا جمال الدین کے لڑکے دربار شاہی میں آئے اور بادشاہ کے سامنے سارا واقعہ بیان کرتے ہوئے کہا: ''میں آپ کو یہ اطلاع دینے آیا ہوں کہ میرے والد مولانا جمال الدین کا انتقال ایمان پر ہوا'' یہ سن کر بادشاہ مشرف بہ اسلام ہو گیا، اس کے وزراء ایمان لائے اور تاتاری لاکھوں کی تعداد میں مسلمان ہو گئے۔

مرسلہ: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی

رپورٹ: ابراہیم حسین

ختم نبوت کوئز پروگرام گلستان انیس کراچی

کراچی ..... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے موقع بموقع مختلف عنوانات سے پروگرام منعقد کیے جاتے ہیں، کبھی محفل حسن قرأت کے عنوان سے تو کبھی حمد و نعت اور کبھی مذہبی، سماجی اور سیاسی شخصیات کو متوجہ کرنے کے لئے فکری نشست، اور کبھی سیرت النبی کے عنوان سے جگہ جگہ جلسے، اسی طرح اسکول و کالج کے اسٹوڈنٹس میں شعور ختم نبوت اجاگر کرنے کے لئے کوئز پروگرام کا انعقاد کیا جاتا ہے۔ چنانچہ ۲۳ محرم الحرام ۱۴۳۱ھ مطابق ۱۰ جنوری ۲۰۱۰ء بروز اتوار شہید ملت روڈ گلستان انیس کراچی میں اسی قسم کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا، جس میں کراچی بھر کے اسکول کے اسٹوڈنٹس نے بڑی تعداد میں حصہ لیا تھا، گلستان انیس کا وسیع و جمیل لان مہمانان کرام سے بھرا ہوا تھا۔ لان میں ختم نبوت کے حوالہ سے خوبصورت جملوں پر مشتمل بینرز لگائے گئے تھے۔ پروگرام کی خوبصورت تصاویر ص ۲۷ اور ۲۸ پر ملاحظہ فرمائیں، مجاہد ختم نبوت حضرت پیر مہر علی شاہ گولڑوی کا مشہور جملہ درج تھا: ''فتنہ مرزائیت کے خلاف کام کرنے والے کی پشت پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ ہوتا ہے۔'' حضرت علامہ سید محمد انور شاہ کشمیری کا قیمتی قول بھی اپنی آب و تاب دکھا رہا تھا: ''ختم نبوت کے کام کا بدلہ جنت ہے اور میں اس کا ضامن ہوں'' لان کے ایک طرف بینرز پر لکھا ہوا تھا: ''اے مسلمان! جب تو کسی قادیانی سے ملتا ہے تو گنبد خضریٰ میں دل مصطفیٰ دُکھتا ہے'' اس کے علاوہ مختلف جملوں پر مشتمل بینرز پروگرام کی خوبصورتی کو چار چاند لگا رہے تھے۔ کوئز پروگرام میں کمپیئرنگ کے فرائض عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے بھرپور طریقہ سے سنبھالے ہوئے تھے۔ قاضی صاحب مرنجان مرنج طبیعت کے مالک ہیں۔ ہنسی مزاح میں سوالات پوچھتے اور درمیان میں سبق آموز کلمات سے سامعین کو نوازتے رہے، ننھے منے بچوں سے کھلے من کر گفٹ دیتے۔ قاضی صاحب نے سوال و جواب کی نشست کو تین مرحلوں میں تقسیم کر رکھا تھا۔ اول مرحلہ میں ہال میں موجود کسی بھی اسٹوڈنٹ سے سوال پوچھتے وہ اگر مشکل سوالات کا جواب نہ دے پاتا، آسان سوال کا ایک جواب بھی دے دیتا، اس کی حوصلہ افزائی کے لئے بھی گفٹ دیا جاتا اور آئندہ کے لئے بھرپور تیاری کی تلقین کی جاتی، گویا یہ مرحلہ مقابلہ میں چناؤ کا تھا، دوسرے مرحلہ میں کوئی اسٹوڈنٹ پانچ جوابات درست دیتا، اس کا انتخاب اگلے راؤنڈ کے لئے ہو جاتا، ان خوش قسمت اسٹوڈنٹس کے اسماء یہاں ذکر کیے جاتے ہیں، جنہوں نے پانچ سوالات کے درست جوابات دیئے: راشد احمد ریاض مسجد، انس طاہر طارق روڈ، عاقل اسماعیل بہادر آباد، طلحہ حنیف گلشن اقبال، محمد فیاض میٹرو ول سائٹ، محمد نعمان نجم مسجد ٹیپو سلطان روڈ، احسان الرحمٰن طارق روڈ، عبدالرافع ثاقب طارق روڈ، ارقم سلمان امیر خسرو روڈ دھوراجی، عثمان سلمان بلوچ کالونی اور عبدالوہاب قذافی ٹاؤن لانڈھی، تیسرے اور آخری راؤنڈ میں کانٹے دار مقابلہ ہوا، پانچ میں سے ایک سوال کا جواب بھی غلط ہونے کی صورت میں آخری مرحلہ میں ان کی شرکت نہیں ہو سکتی تھی، لیکن معقول انعام سے نوازا گیا۔ آخری راؤنڈ میں تین طلبا کامیاب ہوئے جنہوں نے دس، دس سوالات کے صحیح جوابات دیئے۔ عبدالوہاب، عثمان سلمان اور ارقم سلمان تینوں کو اسٹیج پر جلوہ افروز علماء کرام مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی، قاری فیض اللہ چترالی، مولانا طلحہ رحمانی، مولانا مفتی عثمان اور حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے نواسے محمد عابد بنوری کے سامنے بٹھایا گیا، تینوں طلبا نے ہر سوال کا درست جواب دیا تھا اور آخری مرحلہ میں کامیابی حاصل کی تھی۔ کامیاب طلبا کے درمیان بمپر پرائز سائیکل کی قرعہ اندازی کی گئی، جس میں قذافی ٹاؤن لانڈھی کے طالب علم عبدالوہاب عثمان کا نام نکل آیا، یوں مقابلہ عبدالوہاب نے جیت لیا اور بمپر پرائز سائیکل حاصل کیا، جبکہ عثمان سلمان اور ارقم سلمان کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے بھاری انعام کے علاوہ جناب نور محمد صاحب کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے اور مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب کی طرف سے پانچ پانچ سو روپے انعام میں دیئے گئے۔ پروگرام میں شریک مہمانان گرامی سے مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے مختصر خطاب فرمایا، انہوں نے کوئز پروگرام میں شرکت کرنے والے اسٹوڈنٹس کے والدین کو خراج تحسین پیش کیا۔ اس موقع پر ان کا کہنا تھا کہ میں ان بچوں کے والدین کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ختم نبوت کوئز پروگرام میں اپنے بچوں کی شرکت کو یقینی بنایا۔ آج کے بچے کل کے معمار ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ بچوں کو مجاہدین ختم نبوت بنائے، انہیں اکابرین جیسا جذبہ و ولولہ عطا فرمائے اور ہم سب کو ختم نبوت کے مشن کے لئے قبول فرمائے۔ ختم نبوت کوئز پروگرام حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب کی پُرسوز دعا کے ساتھ بڑی کامیابی سے اپنے اختتام کو پہنچا۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام منعقدہ ختم نبوت کوئز پروگرام کی تصویری جھلکیاں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقدہ ختم نبوت کوئز پروگرام کی تصویری جھلکیاں